قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ ابوسعید

Online Edition

بدھ 16 فروری 2022ء | 14 رجب 1443 ہجری قمری | 16 تبلیغ 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:40

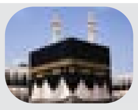

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَہُمُ الۡقَرۡحُ ؕ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡہُمۡ وَاتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۷۳﴾

(آل عمران: 173)

ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبّیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، ان میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔

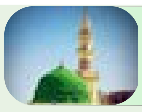

فرمانِ رسول ﷺ

اُحد سے لوٹتے وقت ابوسفیان نے یہ اعلان کیا تھا اور چیلنج دیا تھا کہ آئندہ سال بدر کے مقام پر دوبارہ ہماری پوری جنگ ہو گی۔ آنحضرت ﷺ نے بھی اس چیلنج کو قبول کیا اور اعلان فرمایا کہ ٹھیک ہے، آ جانا۔ بہر حال 4ہجری میں آنحضرت ﷺ نے ڈیڑھ ہزار صحابہ کا لشکر تیار کیا اور لشکر لے کر اس میدان کی طرف نکلے۔ ادھر ابوسفیان نے بھی مکہ میں دوہزار کا لشکر تیار کیا لیکن دل میں ڈرتا بھی تھا کہ یہ لشکر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے تھوڑا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کفار کا لشکر مکہ سے کچھ دور باہر آ کر پھر واپس مڑ گیا۔ اور یہ بہانہ کر دیا کہ یہ قحط کا سال تھا اور ہماری تیاری نہیں ہوئی، اور اگلے سال اچھی طرح تیاری کر کے ہم پھر نکلیں گے۔ پس کفار جو یہ چال چلنا چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو ڈرا کر اور بڑے لشکر کی خبر دے کر خوفزدہ کر کے جنگ کے لئے نکلنے سے روک دیں، ان کی یہ تدبیر بھی کامیاب نہیں ہوئی۔

(ماخوذ از الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزاء الثانی صفحہ 279-280 باب غزوہ رسول اللہؐ بدر الموعد مطبوعہ بیروت 1996)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

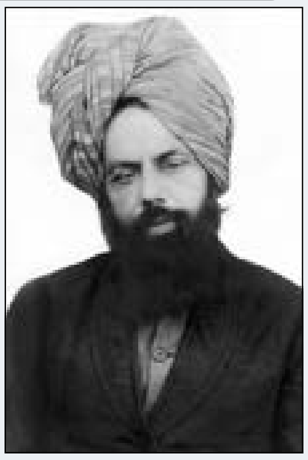

صبر بھی ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکھ پر دکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے۔ اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔صبر جیسی کوئی شے نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 544 ایڈیشن 1988ء)

فرمان خلیفہ وقت

یہ حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ (آل عمران: 174) کا دل سے نکلا ہوا نعرہ ہے جو مسلمانوں کو ہمیشہ قوی تر کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ کوئی ایک دو واقعات نہیں ہیں بلکہ صحابہ کی تاریخ اس سے بھری پڑی ہے کہ دشمن کا ایک ہونا اور مومنین کو یا صحابہ کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کرنا کبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔

آج بھی یہی اعلان اور جواب ہے جو ایک حقیقی مومن کا ہونا چاہئے۔ آج مسیح محمدی کی جماعت کے افراد کو بھی اسی طرح خوف دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن مومنوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کسی گروہ، کسی ٹولے، کسی اسمبلی یا کسی تنظیم کے ڈرانے سے نہیں ڈرتے۔ بلکہ ہمیشہ صبر اور استقامت دکھاتے ہوئے اپنے ایمان میں پختگی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ ماریں کھاتے ہیں، صبر کرتے ہیں۔ مالی نقصان اٹھاتے ہیں لیکن ایمان میں لغزش نہیں آنے دیتے۔ شہید کئے جاتے ہیں کہ اس طرح ان کے عزیز، بیوی، بچے، ماں باپ، بہن بھائی خوفزدہ ہو کر دین چھوڑ دیں گے لیکن مومنین کے خلاف یہ سب منظم سازشیں انہیں مخالفین کے گروہ کے رعب میں نہیں آنے دیتیں بلکہ ان کا جواب ہمیشہ حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ (آل عمران: 174) ہوتا ہے۔ ہمیشہ ان کی نظر خدا تعالیٰ پر ہوتی ہے۔ دشمن جب شور و فغاں میں بڑھتا ہے تو وہ یارِ نہاں میں اور زیادہ ڈوبنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 5/ مارچ 2010ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- دل چاہتا ہے گوشۂ خلوت نصیب ہو (منظوم)
- احکام خداوندی
- محبتوں میں پلے پوسے انسان کی کہانی، اپنی ہی زبانی
- موت کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے؟

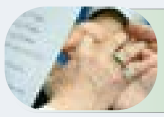

دربارِ خلافت

میرے جو ذکر ہیں وہ وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ، بابو میراں بخش صاحبؓ (یہ دونوں صحابی ہیں، اسماعیل صاحب بھی صحابی تھے، وہ بابو میراں بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ) بابو میراں بخش صاحب جو تین سو تیرہ کی فہرست میں شامل تھے، بیمار ہو گئے۔ اُن کے علاج کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہاں پورا ایک ماہ علاج کرایا اور اس عرصہ میں حضرت اقدس سے ملاقات ہوتی رہی۔ (یہ بیعت سے پہلے کی بات کر رہے ہیں) کہتے ہیں تین رات خوابیں آئیں۔ آخری رات ایک ہیبتناک انسان تلوار ہاتھ میں لے کر سخت ڈراتا ہے کہ جلدی بیعت کرو۔ خیر انہوں نے صبح بیعت کر لی۔ بیعت کرنے کے بعد پھر جب اس کے علاج کے بعد وہاں سے رخصت ہوئے تو اُس کے بعد کہتے ہیں کہ پھر خط و کتابت سے ہمارا رابطہ رہا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 178۔ از روایات حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ)

حضرت میاں سوہنے خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میرے گھر میں ایک بھینس تھی۔ اُس نے بچہ دیا۔ ہمارے گاؤں میں رسم ہے کہ پہلے روز کے دودھ کی کھیر پکا کر فتح علی شاہ کے خانقاہ پر (وہاں کوئی سید شاہ تھا، اُس کی خانقاہ پر) چڑھاتے تھے، (پیروں فقیروں کو پوجنے والوں کا یہی اصول ہوتا ہے) تو کہتے ہیں میری بیوی نے بھی کھیر پکائی اور میرے والد اور چچا کو دعوت کھانے کی دی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں کھائیں گے، وہ کافر ہو گیا ہے۔ (انہوں نے یعنی میاں سوہنے خان نے بیعت کر لی تھی، وہ کافر ہو گیا ہے اس لئے اس کے گھر کے جانور کی ہم کھیر نہیں کھائیں گے) میری بیوی نے مجھے کہا کہ مَیں نے کھیر کی دعوت کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نہیں کھائیں گے، وہ کافر ہو گیا ہے۔ اس روز کہیں باہر سے ایک حکیم آیا ہوا تھا۔ وہ ہمارے چچا صاحب کا دوست تھا۔ وہ ملنے آیا۔ مَیں نے کھیر برتن میں ڈال کر اُس حکیم کے آگے رکھ دی۔ اُس نے ختم دے کر کھالی۔ (یعنی دعا پڑھ کے اُس نے کہا ٹھیک ہے۔ جو بھی ہو۔ دعا پڑھ کے اُس نے کھالی) بہر حال اُس نے (یعنی حکیم صاحب نے) مجھے پوچھا کہ تم کو کیا سکھایا ہے۔ (یعنی بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا سکھایا ہے۔) مَیں نے عرض کیا کہ پانچ گانہ نماز پڑھو (یعنی پانچ وقت نماز پڑھو) درود شریف پڑھو اور مجھے سچا مہدی مانو۔ یہ باتیں بتائی ہیں۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ تم نے دریافت کرنا تھا کہ کس درود شریف پڑھنے سے یا کس آیتِ قرآنی پڑھنے سے زیارت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو جائے اور کس درود شریف پر آپ کا عمل ہے۔ مَیں نے اُسی روز حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا۔ جو حکیم صاحب نے سوال پوچھے تھے وہ لکھ دیئے۔ کہتے ہیں مَیں چشتیانہ فرقہ کا خادم تھا، جو ذکر پاک اپناس، یعنی اللّٰہ ھُو، اور ذکر لَآ اِلٰہَ جسے چشتیہ خاندان میں ذکر سلطان الاذکار سمجھتے ہیں وہ کیا کرتا تھا۔ خیر جس قدر واقفیت تھی مَیں یہ پڑھتا تھا۔ مَیں نے اَور ان ذکروں کے علاوہ بھی جتنے وظیفے مجھے پتہ تھے، وہ بھی لکھ دیئے۔ (کل وظیفے لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج دیئے)۔ حضرت صاحب نے اس کا جواب اس طرح دیا کہ میرا زمانہ ابتدائی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ (یعنی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا، وہ میرا زمانہ ہے) جو ذکر تم نے لکھے ہیں، یہ سب کرنے فضول ہیں، منع ہیں۔ اس زمانے میں یہ تاثیر نہیں کریں گے۔ میرے جو ذکر ہیں وہ وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ یعنی سورۃ فاتحہ پڑھو،

بقیہ صفحہ 12 پر

دل چاہتا ہے گوشۂ خلوت نصیب ہو

دل چاہتا ہے گوشۂ خلوت نصیب ہو
نَے کوئی ہمنوا ہو، نہ کوئی رقیب ہو

بے چارگی ہو، لذّتِ آزارِ شوق ہو
نَے کوئی دردخواہ، نہ کوئی حبیب ہو

بھر بھر پیوں میں میکدۂ دل سے ساتگیں
نَے کوئی محتسب ہو، نہ کوئی نقیب ہو

پھر بے خودی میں نالہ و فریاد ہو بلند
دیکھوں اُٹھا کے آنکھ تو کوئی قریب ہو

خونِ جگر سے لکھی ہے، آمجدؔ! حدیثِ دل
شاید جہاں میں کوئی تو مردِ لبیب ہو

محمد یعقوب امجد

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنِیْ مَعَ الْاَبْرَارِ وَلَا تُخَلِّفْنِیْ فِی الْاَشْرَارِ وَقِنِیْ عَذَابَ النَّارِ وَاَلْحِقْنِیْ بِالْاَخْیَارِ

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 177 ذکر ہجرۃ عمر بن الخطاب مطبوعہ دار احیاء التراث العربی 1996ء)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے اور مجھے برے لوگوں میں پیچھے نہ چھوڑ اور مجھے آگ کے عذاب سے بچا اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔

یہ حضرت عمرؓ کی نیکی پر قائم رہنے اور اسی حالت میں خدا کی طرف اٹھائے جانے کی عظیم الشان دعا ہے۔

پیارے امام عالی مقام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

تفسیر رازی میں ہے کہ قیصر نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ مجھے سر درد ہے جو ٹھیک نہیں ہو رہی۔ آپ میرے لیے کوئی دوا بھجوائیں تو حضرت عمرؓ نے اس کے لیے ٹوپی بھجوائی۔ جب وہ اسے اپنے سر پر رکھتا تو اس کے سر میں درد رک جاتی اور جونہی وہ اسے سر سے اتارتا اسے دوبارہ سر درد ہو جاتی۔ پس اس بات سے وہ متعجب ہوا اس نے ٹوپی میں تلاش کیا اور اس میں ایک کاغذ پایا جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ یہ تفسیر رازی کا ایک ذکر ہے۔

(تفسیر کبیر لامام رازی جلد 1 صفحہ 143 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت عمرؓ کی دعائیں ہیں بعض۔ عَمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ (مندرجہ بالا دعا)۔

(خطبہ جمعہ 19 نومبر 2021ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 30

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

حلال و حرام (حصہ 3)

میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیا گر ہیں۔ کہ رزق کی تلاش میں یوں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان اسباب سے کام نہیں لیتے جو اللہ تعالیٰ نے جائز طور سے رزق کے حصول کے لئے مقرر کئے ہیں اور نہ پھر توکل کرتے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سمندری شکار حلال ہے اور سمندر کے فوائد

- وَ هُوَ الَّذِیۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡکُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِیًّا وَّ تَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡیَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَ تَرَی الۡفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِیۡهِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ

(النحل: 15)

اور وہی ہے جس نے سمندر کو مسخر کیا تا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے تم زینت کی چیزیں نکالو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور تُو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ وہ اس میں پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں، اور تا کہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو۔

(نوٹ: اس آیت میں سمندری شکار اور سمندر سے فائدہ اٹھانے کے متعلق درج ذیل احکام ملتے ہیں)

(1) سمندر کو مسخر کیا تا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ۔

(2) اس میں سے زینت کی چیزیں نکالو جو تم پہنتے ہو۔

(3) کشتیاں پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں۔

(4) تم (سمندر میں) اس کے فضل تلاش کرو۔

(5) تا کہ تم شکر کرو۔

شکاری جانوروں کے ذریعے کئے گئے شکار پر اللہ کا نام پڑھنے کا حکم

- یَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمۡ ؕ قُلۡ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمۡتُمۡ مِّنَ الۡجَوَارِحِ مُکَلِّبِیۡنَ تُعَلِّمُوۡنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللّٰهُ ۫ فَکُلُوۡا مِمَّاۤ اَمۡسَکۡنَ عَلَیۡکُمۡ وَ اذۡکُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ عَلَیۡهِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ

(المائدہ: 5)

وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے۔ تُو کہہ دے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔ اور شکاری جانوروں میں سے بعض کو سِدھاتے ہوئے جو تم تعلیم دیتے ہو تو (یاد رکھو کہ) تم انہیں اس میں سے سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے۔ پس تم اس (شکار) میں سے کھاؤ جو وہ تمہارے لئے روک رکھیں اور اس پر اللہ کا نام پڑھ لیا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔

جاہلیت کی رسوم بحیرہ، سائبہ، وغیرہ اپنانے کی ممانعت

- مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنۡۢ بَحِیۡرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِیۡلَةٍ وَّ لَا حَامٍ ۙ وَّ لٰکِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰهِ الۡکَذِبَ ؕ وَ اَکۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ

(المائدہ: 104)

اللہ نے نہ تو کوئی بَحِیرہ بنایا ہے نہ سَائِبہ نہ وَصِیلہ اور نہ حام لیکن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں اور ان میں سے اکثر عقل نہیں کرتے۔

(نوٹ: زمانہ جاہلیت میں بعض رسومات جاری تھیں، جو منع کر دی گئیں جیسے:۔)

(1) بحیرہ: ایسی اونٹنی جو دس بچے دے دیتی اس کے کان چھید کر کھلا چھوڑ دیا جاتا، نہ اس پر کوئی سوار ہوتا اور نہ سامان لادتا۔

(2) سائبہ: ایسی اونٹنی جو پانچ بچے دے دیتی اسے چراگاہ میں کھلا چھوڑ دیا جاتا۔ نہ حوض کے پانی سے روکا جاتا اور نہ ہی چارے سے۔

(3) وصیلہ: جب بکری نر اور مادہ دونوں اکٹھے بچے دیتی تو اسے ذبح نہ کرتے تا ایک کو ذبح کرنے سے دوسرے کو تکلیف نہ ہو۔

(4) حام: وہ سانڈ جس کی نسل سے دس بچے ہو جاتے اسے کھلا چھوڑ دیا جاتا۔ نہ اس پر سوار ہوتے اور نہ اس سے اور کام لیتے اور اسے چراگاہ سے اور پانی سے نہ روکا جاتا۔

جن پر اللہ کا نام لیا ہو، وہ کھاؤ اور جن پر نہ لیا گیا ہو وہ نہ کھاؤ

- فَکُلُوۡا مِمَّا ذُکِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَیۡهِ اِنۡ کُنۡتُمۡ بِاٰیٰتِهٖ مُؤۡمِنِیۡنَ

(الانعام: 119)

پس اُسی میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اس کی آیات پر ایمان لانے والے ہو۔

- وَ لَا تَاۡکُلُوۡا مِمَّا لَمۡ یُذۡکَرِ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَیۡهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسۡقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّیٰطِیۡنَ لَیُوۡحُوۡنَ اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓـِٕهِمۡ لِیُجَادِلُوۡکُمۡ ۚ وَ اِنۡ اَطَعۡتُمُوۡهُمۡ اِنَّکُمۡ لَمُشۡرِکُوۡنَ

(الانعام: 122)

اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ یقیناً وہ ناپاک ہے۔ اور لازماً شیاطین اپنے دوستوں کی طرف وحی کرتے ہیں تا کہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم یقیناً مشرک ہو جاؤ گے۔

شہد حلال ہے اور اس میں شفاء ہے

- وَ اَوۡحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ

(النحل: 69)

اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔

- ثُمَّ کُلِیۡ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِیۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ

(النحل: 70)

پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے ربّ کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

سود کی حُرمت

- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَاۡکُلُوا الرِّبٰۤوا اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

(آل عمران: 131)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! سود دَر سود نہ کھایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

- اَلَّذِیۡنَ یَاۡکُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَیۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الۡبَیۡعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَهٗ مَوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ فَانۡتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمۡرُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ وَ مَنۡ عَادَ فَاُولٰٓـِٕكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ

(البقرہ: 276)

وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوتے مگر ایسے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے (اپنی) مَس سے حواس باختہ کر دیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کہا یقیناً تجارت سود ہی کی طرح ہے۔ جبکہ اللہ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس کے پاس اُس کے ربّ کی طرف سے نصیحت آجائے اور وہ باز آجائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا رہے گا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اور جو کوئی دوبارہ ایسا کرے تو یہی لوگ ہیں جو آگ والے ہیں۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

اللہ کے نزدیک سود کی رقم نہیں بڑھتی

- وَ مَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّیَرۡبُوَا۠ فِیۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوةٍ تُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓـِٕكَ هُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ

(الروم: 40)

اور جو تم سُود کے طور پر دیتے ہو تا کہ لوگوں کے اموال میں مِل کر وہ بڑھنے لگے تو اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا۔ اور اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تم جو کچھ زکوٰۃ دیتے ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جو (اسے) بڑھانے والے ہیں۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

سعید احمد رفیق۔مربی سلسلہ اسلام آباد،ٹلفورڈ

محبتوں میں پلے پوسے انسان کی کہانی، اپنی ہی زبانی

قسط۔ دوئم آخر

18جون 2014ء برزوبدھ

حضور کی قرآن سے محبت

اس ملاقات میں، میں اپنا مقالہ ساتھ لے کر گیا تھا۔

حضورانور نے خاکسار کے بیٹھتے ہی فرمایا تمہارا نام Ban Ki-moon نہ رکھ دیں؟ اور ساتھ ہی مقالہ مجھ سے مانگ لیا۔اور دریافت فرمایا۔

تم نے عید ادھر ہی پڑھنی ہے؟

خاکسار کی طرف سے مثبت جواب پر فرمایا

پھر تم میرے ساتھ کھانا کھالینا۔

خاکسار نے عرض کی کہ حضور! کچھ دن پہلے آصف باسط صاحب مجھے ملے تھے۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ تم نے جرمنی نہیں جانا۔تم تو مون ہو۔ چاند کو نہیں دیکھیں گے تو عید کیسے کریں گے۔لیکن حضور میرے چاند تو آپ ہیں۔ (حضور اس وقت کچھ لکھ رہے تھے اور اسکے بعد حضور نے یہ اشعار پڑھے)

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا، ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اُس کی ہر عبادت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے

خاکسار: حضور آپ کو بہت شعر آتے ہیں نا؟

حضورانور: نہیں مجھے کہاں آتے ہیں۔

’’کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلّق
اِس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدّعا یہی ہے‘‘

حضورانور: تم نے جو نظم پڑھی تھی حدیقۃ المہدی میں؟ وہ یاد ہے؟

خاکسار: جی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ 2009ء میں جامعہ احمدیہ یوکے کو ایک بہت بڑی سعادت نصیب ہوئی تھی کہ حضورانور جامعہ کی پکنک میں جو حدیقۃ المہدی میں ہوئی تھی تشریف لائے تھے۔حضورانور نے ایک سادہ سی شلوار قمیص پہن رکھی تھی جس کے اوپر ایک پٹھانی ٹوپی اور ایک سلیٹی رنگ کا کوٹ تھا حضور کے ساتھ ایک BBQ، شکار اور ایک محبت بڑی محفل سجانے کا موقع ملا تھا جہاں پر نظمیں، غزلیں اور طلباء کے تفریحی خاکے دیکھنے اور سننے کو ملے تھے۔

اس محفل میں خاکسار کو ایک غزل حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کا موقع ملا تھا۔جب غزل مکمل پڑھ لی تو حضورانور نے فرمایا کہ ’’تم لوگ ثانیہ ثالثہ میں پہنچ گئے ہو تم لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے وقت بھی ملتا ہے؟‘‘ خاکسار کے منہ سے بے احتیاطی میں نکل گیا کہ ’’آپ کی محبت کے لئے‘‘۔

دو تین سیکنڈ تو ہال میں انتہائی خاموشی تھی۔لیکن پھر ایک دم حضورانور اور سب ہال میں بیٹھے احباب ہنسنے لگ گئے اور مجھے سمجھ ہی نہ آئی کہ کیا ہو گیا ہے۔ہاں یہ بھی ایک واقعہ ہے جو بہت سے دوست آج بھی ہمیشہ مجھے یاد کرواتے ہیں۔

کوئی دل چسپی نہیں

خاکسار: حضور جرمنی جیت گیا تھا۔

حضورانور: وہ واقعہ سنا ہے کرکٹ والا؟

خاکسار: نہیں۔

حضورانور: ایک دفعہ حضرت مصلح موعودؓ، حضرت مسیح موعودؑ کے پاس آئے اور کہا کہ کرکٹ کا میچ ہو رہا ہے۔تب انہوں نے جواب دیا کہ جو میچ میں کھیل رہا ہوں نہ وہ اس سے بھی بڑا ہے۔

نیز فرمایا۔سعد (حضور کا پوتا) کو بڑا پتہ ہے۔وہ مجھے آ کر بتاتا تھا کتنا سکور ہوا ہے۔

گھٹنوں میں درد

خاکسار نے عرض کی کہ حضور! کچھ عرصہ پہلے میں نے خواب دیکھا تھا کہ حضور مجھے ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں۔ پھر میں حضور کو مل جاتا ہوں۔تو حضور میرے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اپنی بازو میرے اوپر رکھ لیتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ میرے گھٹنوں میں درد ہو رہا ہے۔اور گھٹنے دکھاتے ہیں۔

حضورانور: اچھا میرے گھٹنوں میں واقعی درد تھی۔سچی خواب دیکھی ہے۔لگتا ہے تمہاری خواب پوری ہونے کے لئے میرے گھٹنوں میں درد ہو گیا۔ اس پر میں اور حضور ہنسنے لگے۔آج بھی جب میں یہ واقعہ پڑھتا ہوں تو عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ایسی نہایت درجہ کی عاجزی۔ ہم آج کئی ممالک کے حکمران اور بادشاہ بھی دیکھتے ہیں۔لیکن اتنی عاجزی میں نے کسی میں نہیں دیکھی۔خلیفہ وقت! خدا کا چنا ہوا انسان آج کی دنیا میں یہ الفاظ کہہ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے حضور انور کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔آمین۔

خادم سلسلہ

اب چونکہ حضور انور کی دعاؤں سے اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے میں مربی بن گیا تھا۔جامعہ کے دوران خاکسار اپنے خطوط کے نیچے ہمیشہ طالب علم اور کلاس کا درجہ لکھ دیتا تھا۔اب سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ مربی بن کر خط کے نیچے کیا لکھنا چاہئے۔اس سلسلہ میں حضور انور سے راہنمائی لینا چاہی۔

خاکسار نے عرض کی کہ حضور! میں اپنے خط کے نیچے کیا لکھا کروں؟

فرمایا: خادم سلسلہ اور پھر brackets میں مربی۔

10 ستمبر 2014ء بروز بدھ

ایک پریشانی

ایک خط میں خاکسار نے حضور انور سے اپنی ایک پریشانی کا اظہار کیا اور یہ لکھا کہ خاکسار کو پورا یقین ہے کہ اللہ مدد فرمائے گا۔ چنانچہ حضور انور کا جواب موصول ہوا۔

’’آپ کا خط ملا جس میں آپ نے اپنی پریشانی کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں ضرور مدد فرمائے گا۔جب یہ پتہ ہے تو پھر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہمیشہ یہ ذہن میں رکھیں کہ بن خدا کوئی بھی ساتھ نہیں، تکلیف کے وقت اپنا سایہ بھی اندھیرے میں جدا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی تمام مشکلیں آسان کرے اور آپ کے لئے محض اپنے فضل سے تسکین اور راحت کے سامان پیدا فرمائے۔آمین۔‘‘

فارغ وقت میں مطالعہ

فرمایا: تم بیٹھ کر اپنا مطالعہ کیا کرو۔تفسیر پڑھا کرو۔وہ محمود الحسن (آج کل وکالت تبشیر اسلام آباد میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں) مجھے کہہ رہا تھا کہ میں بیٹھا رہتا ہوں۔کوئی کام نہیں ہوتا۔میں نے اسے کہا تھا کہ مطالعہ کیا کرو۔اب اس کا خط آیا ہے کہ اسے لگتا ہے کہ اس کے علم میں اضافہ ہو رہا ہے۔یہ علم بعد میں کام آئے گا جب فیلڈ میں بھیجوں گا۔

خدا تعالیٰ کا رحم مانگنا چاہئے

خاکسار: خدا تعالیٰ کیوں ایک نعمت کو کسی سے لے لیتا ہے۔جبکہ اس نے کچھ کیا نہیں ہوتا؟

فرمایا: کئی دفعہ پتہ بھی نہیں ہوتا۔وہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو غلط قتل کے الزام پر پکڑا گیا تھا۔اس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے انصاف چاہئے۔تو اس کو معلوم نہیں تھا کہ پہلے اس نے کسی کو قتل کیا تھا جو اس کو یاد بھی نہیں تھا۔اس لئے خدا تعالیٰ کا رحم مانگنا چاہئے۔

ایک تحفہ

ایک ملاقات میں خاکسار نے حضور انور سے ذکر کیا کہ جلد ایک آئی پیڈ خریدنے کا ارادہ ہے۔

فرمایا: تم نے آئی پیڈ کیا کرنا ہے؟

خاکسار: کتابیں پڑھنی ہیں۔

فرمایا: Kindle کیوں نہیں لیتے؟

خاکسار: وہ کافی slow ہے۔حضورانور تھوڑی دیر سوچنے لگے۔پھر حضورانور نے اپنا ہاتھ پیچھے کو کیا اور پچھلی الماری کے اوپر سے kindle ہاتھ میں پکڑ لیا۔

حضورانور: یہ لو Kindle۔کتابیں ڈال کر بتانا کہ کتنا slow ہے۔

(مجھے اس وقت یقین نہیں آ رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔بس دیکھتا ہی رہ گیا۔اور سوچنا شروع ہو گیا کہ یہ کتنی مہنگی چیز ہے یہ میں کیسے لے سکتا ہوں)۔

فرمایا: کئی دفعہ انسان صرف مانگتا ہے تو اسے مل جاتا ہے۔ (میں نے حضورانور سے Kindle پھر لے لیا)

خاکسار کتابیں ڈال کر اگلی ملاقات میں Kindle ساتھ لے کر گیا تھا اور حضورانور کی خدمت میں پیش کیا۔حضورانور نے اپنے آئی پیڈ پر ایک کتاب کھول کر دونوں یعنی آئی پیڈ اور Kindle کا مقابلہ کیا جس سے یہ اندازہ لگا کہ دونوں کی سپیڈ تقریباً ایک ہی ہے۔

بعد میں ایک خط میں بھی حضور انور کا شکر ادا کیا جس کے جواب میں حضور نے لکھا کہ

’’میرا دیا ہوا Kindle شکر ہے کہ آپ کو پسند آ گیا۔‘‘

10 مارچ 2015ء مؤرخہ منگل

گلے میں تکلیف

ایک خط میں خاکسار نے حضور انور سے اس بات کا ذکر کیا کہ گلے میں تکلیف ہے اور آواز بیٹھ گئی ہے۔حضور انور کا جواب موصول ہوا۔

’’آپ کا خط ملا جس میں آپ نے لکھا ہے کہ آپ کا گلا بیٹھا ہوا ہے جس سے بولنے میں مشکل پیش آرہی ہے۔اللہ فضل فرمائے۔آپ نمک کے گرم پانی سے غرارے کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔‘‘

25 اپریل 2015ء بروز ہفتہ

خاکسار کا نکاح

آج حضور انور نے خاکسار کا نکاح پڑھانا تھا۔اس جگہ خاکسار یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہے کہ یہ رشتہ ہوا کیسے۔ یہ رشتہ ایک بہت بابرکت رشتہ ہے۔بابرکت کیوں؟کیوں کہ حضور انور نے خود ہی براہِ راست اس رشتہ کو جوڑا۔حضور انور 2012ء میں جرمنی کے دورے پر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔اس دوران خاکسار ابھی جامعہ یوکے میں زیرِتعلیم تھا اور امتحانات جاری تھے۔میرے والدین کی حضور انور سے ملاقات تھی۔اور حضور انور نے ان سے فرمایا کہ ’’آپ لوگ سعید کا رشتہ کیوں نہیں کرتے‘‘۔میرے والدین نے عرض کی کہ ہم لوگوں نے ابھی اس بارہ میں سوچا نہیں۔تب حضور انور نے فرمایا کہ ’’آپ لوگوں کو کوئی اعتراض تو نہیں اگر میں اسکا رشتہ کر دوں؟‘‘ میرے والدین نے عرض کی نہیں ہمیں کیوں اعتراض ہونا ہے۔تب حضور انور نے ایک رشتہ تجویز فرمایا۔بلکہ میرے والدین سے ملاقات کرنے سے پہلے حضور انور لڑکی سے مل چکے تھے۔تب حضور نے لڑکی سے بھی پوچھ لیا کہ ’’جہاں پر میں کہوں گا رشتہ کر لو گی؟‘‘ جس پر لڑکی نے رضامندی کا اظہار کیا۔حضور نے فرمایا ’’کہ وہ موٹا ہو یا کالا ہو جو بھی ہو لیکن وفادار ہو گا‘‘۔بعد میں پھر دونوں خاندانوں کو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ملوا دیا۔خاکسار کو بھی بعد میں آخر پتہ لگ گیا کہ خاکسار کا رشتہ ہو گیا ہے۔حضور انور کا فیصلہ تھا۔مجھے قبول تھا۔مجھے سوچنے کا بھی وقت نہ ملا۔لیکن خلیفۂ وقت کے فیصلہ میں برکت تھی۔اور وہ برکت آج بھی میرے ساتھ ساتھ ہے۔

بہرحال اب واپس نکاح کی طرف آتا ہوں۔خاکسار بہت گھبرایا ہوا تھا۔یہاں تک کہ میرے ایک محترم کرم فرما مکرم محمد احمد صاحب (عملہ حفاظت) کو یہ گمان تھا کہ میں کچھ غلط ہی نہ کہہ دوں۔آخر وہ نکاح فارم میں خاکسار کے گواہ بھی بنے۔لیکن جب حضور انور نے نکاح پڑھانا شروع فرمایا تو ساری گھبراہٹ دور ہو گئی۔

نکاح کے الفاظ: ’’اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔پہلا نکاح عزیزہ زینب خان بنت مکرم مبارک احمد خان صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم سعید احمد رفیق مبلغ سلسلہ، مربی سلسلہ ابن مکرم رفیق احمد صاحب جرمنی کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ سعید احمد مربی سلسلہ ہیں اور یہ دونوں فریق اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی وفا کے ساتھ خلافت سے اپنا تعلق رکھنے والے ہیں۔عزیزہ جرمنی میں ایک دفعہ اپنے والدین کے ساتھ مجھے ملنے آئیں اور رشتہ کی بات ہوئی تو وہیں میں نے ان کو یہ رشتہ تجویز کیا اور تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے وہیں کہا کہ ٹھیک ہے، ہم Consider کریں گے۔اور چند دن میں ہی آپس میں دونوں کے رابطے ہوئے۔دعا کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ رشتہ طے ہو گیا۔کسی کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہوا بلکہ حقیقت میں تو یہ کہنا چاہئے کہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر یہ رشتہ طے ہوا اور بڑے اخلاص سے دونوں طرفوں نے مظاہرہ کیا۔جب میں نے کہا کہ یہ رشتہ کر لیں تو انہوں نے رشتہ کر لیا۔اللہ تعالیٰ کرے یہ قائم ہونے والا رشتہ آئندہ بھی ہمیشہ وفا کے ساتھ خلافت سے بھی تعلق رکھنے والا ہو اور آپس میں بھی اس کا محبت اور پیار کا تعلق ہو اور آئندہ ان کی نسلیں بھی نیک، وفا شعار اور جماعت کی خدمت گزار ہوں۔

مکرم مبارک احمد صاحب ظفر بچی کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 28 اپریل 2017ء)

آج کے دن نکاح کے بعد حضور انور ملاقاتوں میں مصروف ہو گئے۔

چنانچہ ابھی ملاقاتیں ختم ہی ہوئی تھی کہ حضور نے یاد فرمالیا۔

اور فرمانے لگے۔ میں سوچ رہا تھا تمہاری کونسی خوبی بیان کروں۔

پھر میں نے سوچا وفادار ہو۔

’’بے وفاؤں میں نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں‘‘

حضور انور: کیوں ٹھیک کہا؟

خاکسار: حضور کوشش ہوتی ہے ہمیشہ کہ وفا کروں۔کوئی ایسی غلطی نہ کروں جس سے حضور ناراض ہو جائیں۔

حضور انور: تم سے ناراض ہو کر میں نے کیا کرنا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کچھ دنوں بعد 24 مئی 2015ء کو خاکسار کی دعوت ولیمہ تھی۔میری زندگی کا سب سے اچھا دن فیملی کے سارے لوگوں کو میں نے قطار میں کھڑا کر دیا تھا تا کہ جب حضور انور تشریف لائیں تو سب مصافحہ کر سکیں۔تھوڑی دیر کے بعد حضور انور تشریف لائے۔سب سے پہلے خاکسار نے مصافحہ کیا اور حضور انور کے دست مبارک کا بوسہ لیا۔اس کے بعد میں ساری فیملی کا تعارف کرواتا گیا اور سب کو شرف مصافحہ بھی ملتا گیا۔یہاں تک کہ میرے بہنوئی کی باری آگئی۔

خاکسار: حضور یہ میرے داماد ہیں۔

خاکسار نے جب یہ جملہ بولا تو میرے ارد گرد کچھ سیکنڈ کے لئے ایک خاموشی سی چھا گئی۔ہاں شاید سب کے ذہن میں یہ بات کھٹکی کہ اس نے کیا بول دیا ہے؟ یہ جملہ بے دھیانی میں خاکسار کے منہ سے نکل گیا تھا۔ایک دم سب ہنستے ہوئے نظر آئے۔حضور بھی بہت کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔

حضور انور: داماد تم نے پہلے سے بنا رکھا ہے۔بیٹی ابھی ہوئی ہی نہیں۔

حضور کے ساتھ میں بیت السبوح کے بڑے ہال کی طرف چلنے لگا

جہاں پر دعوت ولیمہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔پھر راستہ میں مجھے سمجھ آگیا کہ ہوا کیا تھا۔خاکسار بہنوئی کا لفظ کہنا چاہتا تھا جبکہ داماد کہہ دیا۔

خاکسار: میرے ابو کے داماد ہیں۔(ہال میں پہنچ کر سب کرسیوں پر بیٹھ گئے)

28 اپریل 2015ء بروز منگل

حضرت مسیح موعودؑ کی کنگھی

خاکسار: حضور! وہ احمد صاحب نے بہت سے تبرکات جمع کئے ہوئے ہیں۔

حضور انور: اچھا۔

خاکسار: انہوں نے حضرت اماں جانؓ کے کچھ برتن دکھائے تھے اور حضرت مصلح موعودؓ کا ایک جوتا۔پھر حضرت مسیح موعودؑ کے بال تھے۔دکھاتے وقت ایک اخبار نیچے رکھا تھا تا کہ گر نہ جائیں۔تو جب کھولا تو تین بال باہر گر گئے۔اور ہم تین لوگ تھے (جو اس وقت ادھر موجود تھے)۔تو میں نے کہا یہ نشان ہے۔ہم تین لوگ ہیں اور بال بھی تین ہیں۔پھر انہوں نے ہم کو وہ دے دیئے۔

حضور انور: میں نے وہ کنگھی دیکھائی تھی نا تمہیں؟

خاکسار: جی حضور۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایک دفعہ حضور انور نے کچھ مربیان کو حضرت مسیح موعودؑ کی کنگھی دکھائی تھی۔لیکن کیا کیفیت بیان کروں جب وہ کنگھی خاکسار کے ہاتھ میں تھی۔کیا کوئی تصور کر سکتا ہے کہ آپ کے ہاتھ میں ایک ایسی چیز ہے جو کسی نبی کے استعمال میں رہی ہو؟ اور جب وہ آپ کے ہاتھ میں ہو، تو آپ کی کیا کیفیت ہو گی؟ خاکسار کے ہاتھ میں جب وہ کنگھی آئی تو یقین کرنا مشکل تھا۔ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ انسان کسی اور دنیا میں ہے۔نہایت خوبصورت تھی اور ایسے لگتا تھا کہ ابھی نئی بن کر آپکے سامنے پیش ہوئی ہے۔وہ خوبصورت دندانوں کو جب انگلیاں لگی تو خیال آتا کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے بالوں سے مس ہوئی ہو گی۔الحمد للہ۔

تاجر اور قاضی کی مثال

خاکسار: حضور پچھلے خطبہ میں جو آپ نے تاجر اور قاضی والی مثال بیان فرمائی تھی وہ بہت اچھی تھی۔

فرمایا: اچھا یہی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گہرا تعلق جوڑ لو؟

خاکسار: جی حضور کافی گہرا سبق تھا اس میں۔

حضور انور نے یہ والی مثال خاکسار کو متعدد مرتبہ سنائی ہے۔خاکسار اس مثال کو اس جگہ لکھ دینا چاہتا ہے۔

’’حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک تاجر کی مثال بیان فرمایا کرتے تھے کہ اس نے ایک بڑی رقم اپنے شہر کے قاضی کو امانت کے طور پر رکھوائی۔وہ سفر پر جا رہا تھا کہ سفر سے واپسی پر لے لوں گا۔جب واپس آیا اور اپنی رقم کی تھیلی مانگی تو قاضی صاحب نے صاف انکار کر دیا کہ میں نے کوئی امانت نہیں رکھی اور نہ میں امانتیں رکھا کرتا ہوں۔کیسی تھیلی اور کیسی امانت؟ تاجر نے بہت سی نشانیاں بتائیں لیکن قاضی انکاری تھا کہ میں نے تو کہہ دیا کہ امانتیں رکھتا ہی نہیں کرتا۔اس پر تاجر پریشان ہوا۔آخر اسے کسی نے بتایا کہ بادشاہ فلاں دن اپنا دربار لگاتا ہے اور ہر شخص کی پہنچ اس تک ہوتی ہے۔تم بھی جا کر اپنا معاملہ پیش کرو۔اس نے ایسا ہی کیا۔مگر کیونکہ اس کے پاس ثبوت کوئی نہیں تھا اس لئے بادشاہ نے کہا کہ بغیر ثبوت

کے تو قاضی کو پکڑا نہیں جا سکتا۔ ہاں بادشاہ نے خود ہی ایک صورت بتائی کہ فلاں دن میری سواری اور جلوس نکلے گا، شہر میں جائے گا تم اس دن قاضی کے قریب کھڑے ہو جانا کیونکہ سڑک پے بڑے بڑے لوگ استقبال کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ میں جب آؤں گا تو تم سے بے تکلفی سے باتیں کروں گا۔تم بھی ایسے ظاہر کرنا جیسے میرے دوست ہو۔ ڈرنا نہیں کہ میں بادشاہ ہوں، کچھ ہو جائے گا۔تم سے میں پوچھوں گا کہ بڑے عرصے سے ملے نہیں۔ تو تم بتانا کہ پہلے تو میں سفر پہ گیا ہوا تھا پھر واپس آیا تو ایک شخص کے پاس امانت رکھی ہوئی تھی اس کا جھگڑا چل رہا ہے۔ وصولی کی کوشش میں ہوں۔ بادشاہ نے کہا کہ اس پر مَیں تمہیں وہیں قاضی کے سامنے ہی کہوں گا کہ اس جھگڑے کے حل کے لئے میرے پاس تم آ جاتے۔ پھر تم کہنا کہ اچھا اگر حل نہ نکلا تو میں آپ کے پاس آؤں گا۔ چنانچہ اس دن جب بادشاہ آیا۔ اس تاجر نے ایسا ہی کیا۔سوال جواب ہوئے۔ قاضی بھی جو بادشاہ کے استقبال کے لئے موجود تھا کھڑا یہ باتیں سن رہا تھا۔ جب بادشاہ کی سواری آگے چلی گئی تو قاضی صاحب تاجر کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم ایک دن میرے پاس آئے تھے اور کسی امانت کا ذکر کیا تھا۔ میرا حافظہ کمزور ہے۔ کچھ نشانیاں بتاؤ۔ تو تاجر نے وہی نشانیاں جو پہلے بتائی تھیں دوبارہ بتا دیں۔ قاضی اب چونکہ بادشاہ کا رویہ اور سلوک دیکھ چکا تھا تو فوراً بولا یہ نشانیاں پہلے کیوں نہیں بتائیں۔ امانت میرے پاس محفوظ ہے۔ ابھی لا کر دیتا ہوں۔ جب ایک دنیوی بادشاہ جس کو محدود طاقت ہے اس کی دوستی انسان کو یہ مقام دے سکتی ہے کہ بڑے بڑے لوگ اس سے ڈرتے ہیں تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کی دوستی کسی کو حاصل ہو اور دنیا اس کے قدموں پر نہ گر جائے۔‘‘

(از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 467تا470)

22جون 2015 بروز سوموار

رمضان المبارک

خاکسار: حضور آپ کے روزے کیسے جا رہے ہیں؟

حضورانور: اچھے جا رہے ہیں۔

خاکسار: آپ کیسے روزہ کھولتے ہیں؟

حضورانور: ایک چائے کا کپ پیتا ہوں۔ ساتھ میں ایک کھجور اور ایک بسکٹ۔ پھر نماز کے بعد کھانا کھاتا ہوں۔سحری میں ٹھیک کھاتا ہوں۔ پہلے ایک روٹی کھاتا تھا۔ اب دو کھاتا ہوں۔ اور سالن بھی لے لیتا ہوں۔تم سحری میں کیا کھاتے ہو؟

خاکسار: مبشر صاحب بناتے ہیں۔ پراٹھے ہوتے ہیں۔ (مبشر صاحب مسجد فضل کے کچن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔کچھ عرصہ جب ابھی پوسٹنگ کے بعد شادی نہیں ہوئی تھی تو مسجد فضل کے گیسٹ ہاؤس میں ہی رہائش تھی۔مبشر صاحب نے ہمارا بہت خیال رکھا۔ جو چیز بھی کھانا چاہتے تھے ہمیشہ بنا کر دیتے تھے)۔

فرمایا: اچھا۔

ساتھ میں انکو کہنا omlette بنا دیا کریں۔

ڈکشنری دیکھنے کی عادت

حضورانور نے فرمایا: مجھے سورۃ فاتحہ سناؤ؟ جس طرح نماز میں پڑھتے ہیں۔ (میں نے سورۃ فاتحہ سنائی) غیر اور غیر میں فرق ہے؟ مجھے وہ لغت دو۔ فیروز۔۔۔ (خاکسار نے الماری سے حضور انور کو فیروز اللغات دی) تمہیں عادت ہے ڈکشنری دیکھنے کی؟

خاکسار نے عرض کی۔حضور! تھوڑی بہت۔

خاکسار نے بہت دفعہ اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ جب بھی حضور انور کوئی خطبہ یا خطاب لکھ رہے ہوتے ہیں یا اور کوئی چیز پڑھ رہے ہوتے ہیں تو کئی دفعہ ڈکشنری بھی کھول کر دیکھ لیتے ہیں۔ جہاں تک انگریزی کا تعلق ہے تو حضور انور کے پاس ایک چھوٹی سی الیکٹرانک ڈکشنری ہے جس کو استعمال فرماتے ہیں۔

09 جولائی2015ءبروز جمعرات

تمہارا بچہ ایک سال میں ہو گا

آج بھی حضور نے شفقت فرمائی اور اپنے پاس بلایا تھا۔ میں سلام کر کے حضور کے پاس بیٹھ گیا تھا۔

فرمایا: تمہارا بچہ ایک سال میں ہو گا۔

خاکسار: اِنْ شَآءَ اللّٰہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کے منہ سے نکلی ہوئی بات پوری کی۔ خاکسار کی شادی 23مئی 2015 کو ہوئی تھی اور پورے ایک سال بعد اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ایک بیٹی سے نوازا۔ نہ ایک دن کم نہ ایک دن زیادہ بلکہ 23مئی 2016 حضور انور کے زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات پوری ہوئی۔حضور انور نے خاکسار کی بیٹی کا نام عطیۃ الحیّ زہرا رکھا۔

روایتی انداز میں اذان

حضور سے اذان کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی۔حضور خاکسار کو بتا رہے تھے کہ ایک نئی اذان ایم ٹی اے پر لگائی گئی ہے۔

مجھے تو روایتی انداز اچھا لگتا ہے۔جس طرح فیروز عالم صاحب کا ہے۔تم بھی عرب انداز میں دیتے ہو۔ مجھے اذان سناؤ؟ نہیں پہلے تکبیر سناؤ۔(اس پر میں نے تکبیر سنائی)

پھر فرمایا۔ اذان سناؤ روایتی انداز میں؟ حضور نے تھوڑی سی سنائی بھی کہ کس طرح پڑھنی ہے۔لیکن میں نے جب شروع کی تو مجھ سے اس طرح ہوئی نہیں۔تب میں نے ویسے ہی سنائی جس طرح میں ہمیشہ دیتا ہوں۔ یہ بھی کیا خوب دن تھا کہ حضور انور کی زبانِ مبارک سے اذان کا کچھ حصہ سننا نصیب ہوا۔

27ستمبر 2015ء بروز اتوار

بیت الفتوح میں حادثہ

کل مسجد بیت الفتوح سے ملحقہ کمپلیکس میں آگ لگ گئی۔ بہت بڑا حادثہ اور دردناک واقعہ تھا۔ خاکسار کی رہائش بھی وہاں پر ہی تھی۔ آگ کا جب معلوم ہوا تو بس باہر کے طرف بھاگے اور فون کے علاوہ کچھ نہ لیا۔ ابھی تک جو معلوم تھا ایسا ہی لگ رہا تھا کہ خاکسار کے کمرے میں کچھ نہ بچ سکا۔ پھر حضور انور جب نمازعشاء کے لئے تشریف لائے تو حضور انور کی نظر خاکسار پر پڑی۔ جلدی سے جا کر مصافحہ کیا۔

حضورانور نے دریافت فرمایا۔ سب کچھ جل گیا؟

جی۔حضور

حضورانور: کتنے کپڑے تھے؟ ایک دو؟

کافی تھے۔حضور

فرمایا۔ کوئی بات نہیں اور سامان مل جائے گا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ وہ دن آج بھی اچھی طرح سے یاد ہے۔ جب ہماری آنکھوں کے سامنے آگ لگی ہوئی تھی لیکن ہم سامنے کھڑے کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔ بظاہر شروع میں تو لگتا تھا کہ آگ جلد بجھ جائے گی۔ لیکن بہت دیر تک آگ کنٹرول میں نہیں آئی۔ لیکن اللہ نے رحم کیا اور اپنا فضل فرمایا۔ نقصان تو ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا اور نیا مسجد کا حصہ عطا فرمایا جس کا نقشہ ہم نے خود اپنی مرضی سے بنایا ہے (جو حصہ جل گیا وہ اس عمارت کے ساتھ بنا ہوا ملا تھا جو خریدی گئی تھی)۔ کئی دفعہ سوچتا ہوں کہ معاذ اللہ ہم نے وقت کے امام کو نہ مانا ہوتا تو ایسے موقع پر ہمارا کیا حال ہوتا؟ احباب جماعت نے کس طرح ہمدردی دکھائی وہ میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ بہرحال خاکسار کی جس کمرے میں رہائش تھی وہ کمرہ بچ گیا تھا اور آگ ادھر تک نہیں پہنچی تھی۔ اس طرح سے ہمارا سارا سامان بھی بچ گیا۔

ہالینڈ کی پارلیمنٹ سے خطاب

ہالینڈ کی پارلیمنٹ سے خطاب ایک تاریخی خطاب تھا۔ حضور انور کو ہالینڈ پارلیمنٹ میں بھی اسلام کا حقیقی پیغام دیا۔ چنانچہ اب جب حضور انور دورے سے واپس تشریف لے آئے ہوئے تھے تو اس کے بارہ میں بات کرنے کا موقع ملا۔

خاکسار نے عرض کی کہ حضور کا پارلیمنٹ کا خطاب بھی دیکھا تھا۔ وہ کافی بدتمیزی سے بول رہے تھے۔ جب آپ اسے جواب دے رہے تھے اس وقت وہ آپ کی تصویر کھینچ کر tweet کر رہا تھا۔ پھر میں نے اسکو لکھا۔

فرمایا۔ جو تم نے اس کو لکھا تھا اس پر تو تمہیں نوبل پرائز ملنا چاہئے۔

خاکسار نے عرض کی کہ حضور! پہلے تو میں نے اسے لکھا تھا:

Pay attention to his Holiness.Dont play on twitter.

اس پر تو اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر دو دن بعد میں نے اسے دوبارہ لکھا۔ کہ

It was a great honour for the Dutch,that the Khalifa of Islam visited their parliament.

اس پر اس نے جواب دیا تھا کہ

Thank you for the appreciated visit & accepting some difficult questions,as only they lead to better answers&understanding

06دسمبر 2015ء بروز اتوار

خود عمل کرنے والے بنیں

پہلے بیت الفتوح میں آگ کے حادثہ کے بارہ میں ذکر کر چکا ہوں۔ خاکسار کے پاس ایک نصائح والی ڈائری تھی جس میں جماعت کے بزرگان سے نصائح لکھواتا تھا۔ نیز خلیفہ رابع کا ایک قلم تھا جو خاکسار کی بڑی بہن نے خاکسار کو جامعہ کے داخلہ کے موقع پر بطور تحفہ دیا تھا۔لیکن یہ دونوں چیزیں بیت الفتوح کے حادثہ میں جل گئیں۔ یہ چیزیں سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ ان کے کھونے کا دکھ تھا۔ اس لئے حضور کی خدمت میں لکھا جس کا جواب موصول ہوا۔

’’آپ کا خط ملا جس میں آپ نے بیت الفتوح کے حادثے میں اپنی ڈائریوں اور پن کے جلنے کا ذکر کیا ہے۔ آپ قرآن شریف کو لے لیں۔ اس کے مضامین تو ضائع نہیں ہوتے۔ اپنی نصیحتوں والی ڈائری کے جلنے کی فکر نہ کریں بلکہ خود عمل کرنے والے بنیں۔ نصائح کی تو اب شاید ضرورت نہ ہو۔

19 ستمبر 2015ء بروز ہفتہ

حمل کے دوران تلاوت

ایک خط میں حضور انور سے اِس بات کے بارہ میں دریافت کیا کہ جب ایک عورت حمل سے ہوتی ہے اور تلاوت کرتی ہے۔ تو کیا اس تلاوت کا اثر بچے پر بھی ہوتا ہے؟ اس کا جواب موصول ہوا۔

’’حمل کے دوران کی تلاوت کرنے کے بارہ میں آپ نے بالکل ٹھیک سنا ہے لیکن باپ کو بھی چاہیئے کہ بیٹھ کر تلاوت کرے۔‘‘

04 جنوری 2016ء سوموار

Gout

حضورانور: پاؤں کو کیا ہوا ہے؟

خاکسار: gout ہو گیا ہے۔

تب حضور نے مجھے بتایا کہ حضور کو بھی 20 سال سے gout کی تکلیف ہے۔ اور کبھی gout ہو بھی جائے تو حضور انور پھر بھی نمازوں پر آتے ہیں۔ اس بات پر خاکسار بہت حیران ہوا۔ خاکسار نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر دوبارہ کبھی ہوا تو خاکسار مسجد میں نماز نہیں چھوڑے گا۔حضور نے یہ بھی بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضور انور کے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کو بھی gout تھا۔ خلیفہ ثانی تو نرم جوتی پہنتے تھے۔ اور وہ جوتی میں سوراخ کر لیتے تھے تاکہ جس جگہ پر Gout ہوا ہے اس پر دباؤ نہ پڑے۔ حضور بھی اب نرم جوتی پہنتے ہیں۔ اور لگاتار ایک دوائی کھاتے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے Gout ایک ایسی مرض ہے کہ اگر جسم میں Uric Acid کا لیول زیادہ ہو جائے تو چھوٹے جوڑوں میں سوجن ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے ہاتھ پاؤں یا انگلیاں ہلانے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ اگر پاؤں کے جوڑ پر ہو جائے تو چلنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔

حضورانور: گائے کے گوشت سے پرہیز کیا کرو۔

خاکسار: حضور میں گوشت نہیں کھاتا۔ (گائے کا گوشت کھانے سے Uric Acid کا لیول زیادہ ہو جاتا ہے)

ایک دفعہ جب حضور انور نماز کے لئے تشریف لائے تو حضور انور کے چلنے کے انداز سے خاکسار کو یہ گمان ہوا کہ شاید حضور انور کو gout کی تکلیف ہے۔تب معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ یہ بات ٹھیک تھی اور حضور انور کو واقعی gout کی تکلیف تھی۔تب حضور انور کی خدمت میں لکھا کہ آپ کو gout ہو گیا ہے۔ مجھے آپ کے چلنے سے فوراً پتہ لگ گیا تھا۔حضور انور آپ اپنا خیال رکھا کریں۔ دوائی باقاعدگی سے کھایا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد شفا دے۔ آمین۔ چنانچہ حضورانور کا جواب موصول ہوا کہ ’’جزاک اللہ نصیحت کا۔‘‘ خاکسار عرض کرتا ہے کہ بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ انسان پریشانی کی حالت میں، فکر کی حالت میں حضور انور کی خدمت میں کوئی بات عرض کرتا ہے تو حضور انور کی یہ عادت ہے کہ کوئی مزاحیہ بات فرما دیتے ہیں جس سے اصل پریشانی بھول جاتی ہے اور چہرہ پر مسکراہٹ آ جاتی ہے۔

16 جنوری 2016ء بروز ہفتہ

اطاعت میں برکت ہے

آج جامعہ احمدیہ کی تقریبِ تقسیم اسناد تھی۔ خاکسار بالکل تیار تھا کہ اس بابرکت تقریب میں شامل ہو۔ ابھی گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا کہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن مل گئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے نہیں جانا اور ادھر رہ کر نمازیں پڑھانی ہیں۔ جانے کا دل تو بہت کر رہا تھا لیکن اطاعت میں ہی برکت ہے۔

کچھ دن بعد میرے ایک مربی دوست مکرم رانا محمود الحسن صاحب کی ملاقات تھی۔حضور انور نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کو تقریب اسناد کی دعوت ملی تھی؟ انہوں نے عرض کیا جی حضور، ملی تھی۔ اور پھر فرمایا کہ مون کو تو نہیں ملی تھی۔حضور انور کا خیال تھا کہ شاید خاکسار کو دعوت ہی نہیں ملی جس کی وجہ سے خاکسار مسجد فضل ہی میں رکا رہا تھا۔ یہ سن کر خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں خط لکھ دیا اور ساری بات واضح کر دی کہ خاکسار کیوں نہ جا سکا۔ چنانچہ حضور انور نے میرے خط پر لکھا کہ ’’اس خوشی میں آ کر مجھے مل لو‘‘۔ الحمد للہ کہ خاکسار کے اس کام پر حضور انور کو خوشی ہوئی۔

20 جنوری 2016ء بروز بدھ

حضور کے ساتھ معانقہ

پھر خاکسار کی آج حضور انور سے ملاقات تھی۔ خاکسار حضور انور کے آفس میں داخل ہوا اور دست مبارک کا بوسہ لینے لگا کہ حضور انور نے خاکسار کو معانقہ کا شرف بخشا۔ اس لمحے کیا ہو رہا تھا۔ اللہ کے چنیدہ انسان کے گلے لگ کر یوں لگ رہا تھا کہ چاروں طرف سب کچھ رُک گیا ہے۔ دل یہی چاہتا تھا کہ وقت یہیں رک جائے۔ جو تسلی حضور انور کے گلے لگانے سے ملی وہ کسی اور انسان کو لگانے سے کبھی نہیں ملے گی۔ پورے یقین سے یہ بات کہہ سکتا ہوں۔

26 ستمبر 2016ء بروز سوموار

مربی کے پاس Pen ہونا ضروری ہے

حضورانور نے خاکسار کے وزن کے حوالہ سے گفتگو کا آغاز فرمایا اور ہومیوپیتھک دوائی استعمال کرنے کو فرمایا۔ خاکسار کو ہومیوپیتھک دوائیوں کے نام بالکل یاد نہیں رہتے۔سوچنے لگ گیا کہ اب کیا کروں۔(لکھنا ہی سب سے بہتر تھا)

حضورانور نے پوچھا۔ pen نہیں ہے؟ مربی کو تو پین اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ اس پر حضورانور نے خاکسار کو خود اپنے دست مبارک سے دوائی کا نام لکھ کر دیا۔

29 نومبر 2016ء بروز منگل

حضور انور کا کینیڈا کا بابرکت دورہ

خاکسار نے حضورانور سے کینیڈا کے دورے کے بارہ میں ادب سے کئی سوال پوچھے اور میں نے عرض کی کہ حضور! میں نے کینیڈا کی کلاسیں بھی دیکھی تھیں۔ اس میں ایک لڑکے سے آپ پوچھ رہے تھے کہ مربی اور مبلغ کے کیا فرائض ہیں؟ جس پر وہ کہتا ہے کہ ایک مربی کو دو گھنٹے تہجد پڑھنی چاہئے۔جس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اب تو کرلو گے گرمیوں میں کیا کرو گے؟

پھر خاکسار نے حضورانور سے ان پلیٹس کے حوالے سے پوچھا کہ کیا واقعی Queen نے ان میں کھانا کھایا ہوا ہے؟

فرمایا کہتے تو یہی ہیں۔لیکن وہ ہمیشہ اس کے اوپر ایک پلیٹ لا کر رکھ دیتے تھے۔

حضور! اس میں ویسے کوئی خاص بات ہے۔؟

فرمایا۔ مجھے تو مٹی کے برتن بھی لا کر دیتے میں نے اس میں کھا لینا تھا۔

اختتام

اب خاکسار اس ڈائری کے اختتام پر پہنچ گیا ہے۔ خاکسار نے یہ باتیں خالصتاً اس نیت سے درج کی ہیں کہ لوگوں کو حضور انور کے مزاج سے آگاہی ہو کہ حضور انور کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی تربیت فرماتے ہیں اور یہ کہ سب اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ آج بھی حضور انور کی شفقتوں کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ خاکسار دعا کی درخواست بھی کرنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کی باتوں اور ارشادات پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین۔

لئیق احمد عامر

موت کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے؟

ادارہ کا مضمون نگار کے خیالات سے متفق ہونا ضروری نہیں

از روئے قرآن

۞ فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ

(السجدۃ:18)

پس کوئی نفس نہیں جانتا کہ انکے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔

۞ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَجَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ وَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ

(آل عمران:137)

ترجمہ: ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ اور اچھے کام کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔

۞ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ یُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ

(النساء:14)

ترجمہ: (یہ تمام احکام) خدا کی حدیں ہیں۔ اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کی فرمانبرداری کرے گا خدا اس کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بڑی کامیابی ہے

احادیث

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔

(صحیح مسلم کتاب الجنة۔ وصفة نعمها واهلها)

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں کہ جن کے بارہ میں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل میں انکا تصور گزرا۔

(صحیح مسلم کتاب الجنة وصفة نعمها واهلها)

ارشادات سیدنا ومولٰنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ

حضرت اقدس علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں دوسرے سوال کے جواب میں لکھا ”سو اس سوال کے جواب میں یہ گزارش ہے کہ موت کے بعد جو کچھ انسان کی حالت ہوتی ہے درحقیقت وہ کوئی نئی حالت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہی دنیا کی زندگی کی حالتیں زیادہ صفائی سے کھل جاتی ہیں۔ جو کچھ انسان کے عقائد اور اعمال کی کیفیت صالحہ یا غیر صالحہ ہوتی ہے۔ وہ اس جہان میں مخفی طور پر اس کے اندر ہوتی ہے اور اس کا تریاق یا زہر ایک چھپی ہوئی تاثیر انسانی وجود پر ڈالتا ہے۔ مگر آنے والے جہان میں ایسا نہیں رہے گا۔ بلکہ وہ تمام کیفیات کھلا کھلا اپنا چہرہ دکھلائیں گی۔ اس کا نمونہ عالم خواب میں پایا جاتا ہے کہ انسان کے بدن پر جس قسم کے مواد غالب ہوتے ہیں۔ عالم خواب میں اسی قسم کی جسمانی حالتیں نظر آتی ہیں۔ جب کوئی تیز تپ چڑھنے کو ہوتا ہے تو خواب میں اکثر آگ اور آگ کے شعلے نظر آتے ہیں اور بلغمی طریقوں اور ریزش اور زکام کے غلبہ میں انسان اپنے تئیں پانی میں دیکھتا ہے غرض جس طرح کی بیماریوں کیلئے بدن نے تیاری کی ہو وہ کیفیتیں تمثل کے طور پر خواب میں نظر آجاتی ہیں۔ پس خواب کے سلسلہ پر غور کرنے سے ہر ایک انسان سمجھ سکتا ہے کہ عالم ثانی میں بھی یہی سنت اللہ ہے۔ کیونکہ جس طرح خواب ہم میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر کے روحانیات کو جسمانی طور پر تبدیل کر کے دکھلاتا ہے۔ اس عالم میں بھی یہی ہوگا اور اسی دن ہمارے اعمال اور اعمال کے نتائج جسمانی طور پر ظاہر ہوں گے۔ اور جو کچھ ہم اس عالم سے مخفی طور پر ساتھ لے جائیں گے وہ سب اس دن ہمارے چہرہ پر نمودار نظر آئے گا۔ اور جیسا کہ انسان جو کچھ خواب میں طرح طرح کے تمثلات دیکھتا ہے اور کبھی گمان نہیں کرتا کہ یہ تمام تمثلات ہیں۔ بلکہ انہیں واقعی چیزیں یقین کرتا ہے۔ ایسا ہی اس عالم میں ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ تمثلات کے ذریعہ سے اپنی نئی قدرت دکھائے گا۔ چونکہ وہ قدرت کامل ہے۔ پس اگر ہم تمثلات کا نام بھی نہ لیں اور یہ کہیں کہ وہ خدا کی قدرت سے ایک نئی پیدائش ہے تو یہ تقریر بہت درست اور واقعی اور صحیح ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 396 تا 397)

تین عالم

اول دنیا جسکا نام عالم کسب اور نشأۃ اولی ہے اسی دنیا میں انسان اکتساب نیکی یا بدی کا کرتا ہے اور اگرچہ عالم بعث میں نیکیوں کے واسطے ترقیات ہیں مگر وہ محض خدا کے فضل سے ہیں انسان کے کسب کو ان میں دخل نہیں۔

دوسرے عالم کا نام برزخ ہے۔ سو برزخ عربی لفظ ہے جو مرکب ہے زخ بر سے اس کے معنے یہ ہیں کہ طریق کسب اعمال ختم ہوگیا اور ایک مخفی حالت میں پڑ گیا۔ برزخ کی حالت وہ حالت ہے جب یہ ناپائیدار ترکیب انسانی تفرق پزیر ہوجاتی ہے اور روح الگ اور جسم الگ ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ جسم کسی گڑھے میں ڈال دیا جاتا ہے اور روح بھی ایک قسم کے گڑھے میں پڑ جاتی ہے۔ جس پر لفظ زخ دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ افعال کسب خیر یا شر پر قادر نہیں ہوسکتی کہ جو جسم کے تعلقات سے اس سے صادر ہوسکتے تھے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 403)

غرض یہ جسم جو اعمال کی کیفیت سے ملتا ہے۔ یہی عالم برزخ میں نیک وبد کی جزا کا موجب ہوجاتا ہے۔ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض مردوں کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہے۔ اور میں نے بعض فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم ایسا سیاہ دیکھا ہے کہ گویا وہ دھویں سے بنایا گیا ہے غرض میں اس کوچہ سے ذاتی واقفیت رکھتا ہوں اور میں زور سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ایسا ہی ضرور مرنے کے بعد ہر ایک کو ایک جسم ملتا ہے خواہ نورانی خواہ ظلمانی۔ انسان کی یہ غلطی ہوگی اگر وہ ان نہایت باریک معارف کو صرف عقل کے ذریعہ سے ثابت کرنا چاہے بلکہ جاننا چاہیئے کہ جیسا کہ آنکھ شیریں چیز کا مزہ نہیں بتلا سکتی۔ اور نہ زبان کسی چیز کو دیکھ سکتی ہے۔ ایسا ہی وہ علوم معاد جو پاک مکاشفات سے حاصل ہوسکتے ہیں۔ صرف عقل کے ذریعہ سے ان کا عقدہ حل نہیں ہوسکتا۔ خدائے تعالیٰ نے اس دنیا میں مجہولات کے جاننے کیلئے علیحدہ علیحدہ وسائل رکھے ہیں۔ پس ہر ایک چیز کو اس کے ذریعہ سے ڈھونڈو تب اسے پالوگے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد دس صفحہ 405 تا 406)

اس جگہ ایک اور سوال ناواقفوں کی طرف سے ہوسکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جس حالت میں تیسرا عالم جو عالم بعث ہے مدت دراز کے بعد آئے گا۔ تو اس صورت میں ہر ایک نیک وبد کیلئے عالم برزخ بطور حوالات کے ہوا جو ایک امر عبث معلوم ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا سمجھنا سراسر غلطی ہے جو محض ناواقفی سے پیدا ہوتی ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی کتاب میں نیک وبد کی جزا کے لیے دو مقام پائے جاتے ہیں۔ ایک عالم برزخ جس میں مخفی طور پر ہر ایک شخص اپنی جزا پائے گا۔ برے لوگ مرنے کے بعد ہی جہنم میں داخل ہوں گے نیک لوگ مرنے کے بعد ہی جنت میں آرام پائیں گے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 407)

عالم معاد

سو جزاء سزا کی کاروائی تو بلاتوقف شروع ہوجاتی ہے۔ اور دوزخی دوزخ میں اور بہشتی بہشت میں جاتے ہیں۔ مگر اس کے بعد ایک اور تجلی اعلیٰ کا دن ہے جو خدا کی بڑی حکمت نے اس دن کے ظاہر کرنے کا تقاضا کیا ہے کیونکہ اسنے انسان کو پیدا کیا تا وہ اپنی خالقیت کے ساتھ شناخت کیا جائے اور پھر وہ سب کو ہلاک کرے گا تا کہ وہ اپنی قہاریت کے ساتھ شناخت کیا جائے۔ اور پھر ایک دن سب کو کامل زندگی بخش کر ایک میدان میں جمع کرے گا تا کہ وہ اپنی قادریت کے ساتھ پہچانا جائے۔

دوسرا دقیقہ معرفت جس کو عالم معاد کے متعلق قرآن شریف نے ذکر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ عالم معاد میں وہ تمام امور جو دنیا میں روحانی تھے جسمانی طور پر متمثل ہونگے خواہ عالم معاد میں برزخ کا درجہ ہو یا عالم بعث کا درجہ۔ اس بارے میں جو کچھ خدا تعالے نے فرمایا اس میں سے ایک یہ آیت ہے۔

وَمَنۡ كَانَ فِیۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰی فَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰی وَاَضَلُّ سَبِیۡلًا یعنی جو اس جہان میں اندھا ہوگا وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ اس جہان کی روحانی نابینائی اس جہان میں جسمانی طور پر مشہود اور محسوس ہوگی۔

فاسق انسان دنیا کی زندگی میں ہوا و ہوس کا ایک جہنم اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور ناکامیوں میں اس جہنم کی سوزشوں کا احساس کرتا ہے۔ پس جبکہ اپنی فانی شہوات سے دور ڈالا جائے گا۔ اور ہمیشہ کی ناامیدی طاری ہوگی۔ خدا تعالیٰ ان حسرتوں کو جسمانی آگ کے طور پر اس پر ظاہر کرے گا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 408 تا 409)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقائق الفرقان میں فرماتے ہیں:

جنت کیا ہے: آدمی کی آنکھ ہے۔ کان ہیں زبان ہے مزہ ہے ٹٹولنا ہے۔اللہ تعالیٰ کیلئے جو ان باتوں کو ترک کرتا ہے اسے جنت ملتی ہے۔ اللہ کیلئے جو ہم قربان کریں اسکا نعم البدل جنت ہے۔

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 120)

جنت میں جانے کے اصول: جنت میں جانے کے کچھ اصول ہیں ان میں چند کل انبیاء واولیاء میں مشترک ہیں مجملہ انکے ایک نفس کی بے انت خواہشوں کو روکنا۔ تین قسم کی خواہشیں ہیں۔

ایک مال کی خواہش ہے چنانچہ اسکے لئے انبیاء نے یہ قاعدہ بنایا

لَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَکُمۡ بَیۡنَکُمۡ بِالۡبَاطِلِ

(البقرہ:189)

اس میں ملازم؛ پیشہ وغیرہ سب آ گئے۔

دوم کان آنکھ زبان حسن کے بہت مشتاق ہیں۔حسین چیز کو دیکھنا۔اسکی خوشبو سونگھنا۔اسکی آواز سننا ان تمام باتوں کی خواہش کا نام شہوت ہے

سوم غضب

اس کے متعلق بھی بڑی تعلیمیں ہیں۔یعنی تم اپنے حال کو نہیں دیکھتے کہ خدا کے مقابلہ میں کیا کیا بغاوتیں کی ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ اس پر گرفت نہیں فرماتا۔ وہ قادر ہوکر عفو کرتا ہے پس تم بھی درگزر کیا کرو۔ ان تین امتحانوں میں پورے نہ نکلو گے تو جنت نصیب نہ ہو گی۔

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 350)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں: خلاصہ یہ کہ جنت کی نعمتوں کے نام گو دنیا کی چیزوں جیسے رکھے گئے ہیں لیکن ان سے مراد بعض روحانی نعمتیں ہیں نہ کہ کوئی جسمانی اشیاء کجا یہ کہ وہی اشیاء جو اس دنیا میں پائی جاتی ہیں۔صحابہ کے کلام سے بھی اس مفہوم کی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ لَیْسَ فِی الدُّنْیَا مِمَّا فِی الْجَنَّۃِ شَیْئًا اِلَّا الْاَسْمَاءَ۔ یعنی جو کچھ جنت میں ہے اس دنیا میں صرف انکے نام معلوم ہیں انکی حقیقت معلوم نہیں۔غرض اخروی زندگی میں باغات اور نہروں اور پانی اور دودھ اور شراب اور شہد سے مراد صرف یہ ہے کہ وہ بعض چیزیں ہونگی جو اس قسم کی روحانی تاثیرات پیدا کرینگی جو یہ دنیا کی اشیاء مادی جسم پر پیدا کرتی ہیں۔سوائے شراب کے کہ اس کے سب خواص مراد نہیں بلکہ بعض خاص خواص مراد ہیں اور چونکہ اس کا نام استعمال کرنے سے دھوکہ لگ سکتا تھا قرآن کریم نے اخروی شراب اور دنیوی شراب کا فرق بالتفصیل بیان کر دیا وہ دھوکہ جو شراب کے نام سے لگ سکتا تھا یہ تھا کہ کیا وہ شراب بھی عقل پر پردہ ڈالنے والی ہو گی اور جسمانی نشہ کی سی کیفیت پیدا کرے گی۔سو اس کا جواب یہ دیا کہ ان باتوں میں اس کو دنیوی شراب سے مشابہت نہ ہو گی بلکہ اس کی مشابہت اور لحاظ سے ہے اور وہ مشابہت یہ ہے کہ جس طرح شراب انسان کے دماغ پر اثر ڈال کر یکسوئی پیدا کر دیتی ہے وہ شراب بھی یکسوئی پیدا کر دیگی اور اسے پی کر قلوب کلی طور پر خدا تعالیٰ کی محبت میں مست اور مدہوش ہو جائیں گے۔ اب یہ سوال رہ جاتا ہے کہ جب جنت کی نعماء بالکل اور قسم کی ہیں اور روحانی ہیں تو پھر دنیوی نام کیوں اختیار کئے گئے تو اسکا جواب یہ ہے کہ مذہب سب قسم کے لوگوں کے لئے ہوتا ہے مخالفوں کے لئے بھی اور ادنیٰ لوگوں کے لئے بھی اور اعلیٰ قسم کے لوگوں کے لئے بھی۔ ان امور کے متعلق جن کا سمجھنا لوگوں کے لئے مشکل ہو ضروری ہوتا ہے کہ ایسے الفاظ میں کلام کیا جائے کہ ان میں مخالفوں کا بھی جواب آ جائے اور ادنیٰ درجہ کے لوگوں کی تسلی کا بھی وہ موجب ہو اور اعلیٰ درجہ کے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں اس حکمت کو مدنظر رکھ کر قرآن کریم نے اخروی نعماء کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو سب قسم کے لوگوں کے لئے ان کی عقل اور درجہ کے بموجب تشفی کا موجب ہوں۔

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 244)

رپورٹ: منصور احمد زاہد۔ نمائندہ الفضل آن لائن ساؤتھ افریقہ

ساؤتھ افریقہ میں ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت خشک راشن کی تقسیم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیومینیٹی فرسٹ ساؤتھ افریقہ کو مورخہ 30 دسمبر 2021 کو بنیادی کھانے کی اشیاء پر مشتمل خشک پارسل 500 کی تعداد میں خریدنے کی توفیق ملی۔ یہ پارسل مکئی کے آٹے میدے چینی چاول اور کھانا پکانے کے تیل پر مشتمل تھے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

یہ سامان کیپ ٹاؤن کی ایک مقامی بڑی کمپنی یعنی شاپرایٹ سے 50000 رانڈ سے زائد خرچ یعنی قریبا 3200 امریکی ڈالر سے خریدا گیا۔

یہ پارسل کم آمدنی والے گھرانوں یا وہ لوگ جو کوویڈ 19 سے متاثر ہو کر اپنی نوکریوں سے ہاتھ دھو بیٹھے نیز بوڑھے اور معذور افراد میں تقسیم کئے گئے۔

اس میں سے 200 پارسل فرانسہوئنک ٹاؤن میں تقسیم کئے گئے، 100 پارسل ہنوور پارک میں، ہیڈ یڈی فیلڈ اور ریٹریٹ کے علاقہ میں 60 اور پارل ویلنگٹن ٹاؤن میں 90 اسی طرح کائیلیچ ٹاؤن میں 50 پارسل تقسیم کئے گئے۔

اس کار خیر میں چیرمین ڈاکٹر واسعو سونیباری صاحب کے علاوہ ہیومنٹی فرسٹ کے دیگر منتظمین اور رضا کاروں نے بھرپور محنت کی اور اس کار خیر کو سرانجام دیا، جماعت کے علاوہ کچھ اور رضا کاروں کی بھی خدمات شامل حال رہیں اللہ تعالیٰ انھیں بھی جزا سے نوازے۔ آمین۔

دعا کی خاطر چیرمین صاحب کے علاوہ جن چند عہدیداروں اور رضا کاروں نے نمایاں مدد کی ان کا ذکر کرنا مناسب ہوگا۔

مکرم ابراہیم جمن صاحب ڈائریکٹر، مکرم قاسم الفولانی صاحب ڈائریکٹر، رضا کاروں میں رمیز جمن، عدنان احمد زاہد، احسان ڈاروی، محمد سعید صاحب، ریاض سعید صاحب، اور امینہ ایلم صاحب شامل ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے، آمین

محمد سرور ظفر۔کینیڈا

قبولیت دعا

برکات خلافت کی روشنی میں

خاکسار کی چار بیٹیاں ہیں ۔ 1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے وقف نو تحریک کا اعلان فرمایا تھا ۔ 1991ء میں خاکسار کی اہلیہ امید سے ہوئیں۔ ابھی ایک ماہ گزرا تھا تو خاکسار نے حضور رحمہ اللہ کو دعائیہ خط لکھا کہ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو نرینہ اولاد سے نوازے تو میں وقف نو تحریک میں شامل کرنا چاہوں گا۔ نیز حضور سے بچے کا نام تجویز کرنے کی بھی درخواست کی تو حضرت صاحب کا واپسی جواب موصول ہوا جس میں دعا کرنے کے ذکر کے ساتھ حضور نے نام بھی تجویز کیے کہ لڑکا ہوا تو محمد عاصم نام رکھنا اگر لڑکی ہوئی تو عاصمہ نام رکھنا۔ جب خط کھول کر پڑھا تو پڑھتے ہی میں نے سب اہل خانہ کو بتایا کہ بفضل تعالیٰ بیٹا ہی ہوگا سب پوچھنے لگے کہ حضور نے ایسا ہی لکھا ہے ۔ میں نے کہا نہیں۔ حضور نے لڑکی کا نام عاصمہ تجویز فرمایا ہے اور لڑکے کا نام محمد عاصم تجویز فرمایا ہے جب کہ میری ایک بیٹی کا نام پہلے ہی عاصمہ ہے ۔ اس لیے یہ نام تو دوبارہ نہیں رکھ سکتے اس لیے اب ان شاء اللہ تعالیٰ بیٹا ہی ہوگا جس کا نام محمد عاصم رکھیں گے ۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیٹے سے نوازا اور ہم نے بیٹے کا نام محمد عاصم رکھا جو واقف نو ہے اور اس وقت سویڈن میں جاب کر رہا ہے ۔

**جولائی 2007ء میں خاکسار کو گھر میں ہارٹ اٹیک ہوا جس کی وجہ سے میں بے ہوش ہوگیا ۔ گھر والے مجھے لاہور کارڈیالوجی ہسپتال لے گئے ۔ میری اہلیہ میرے ساتھ تھیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ مجھے چار لڑکوں نے پکڑا ہوا تھا پھر بھی بیڈ سے اچھل اچھل کر گرتے تھے ۔ ڈاکٹرز اپنی کوشش میں مصروف عمل تھے ۔ کافی دیر اور کافی کوشش کے بعد ڈاکٹروں نے مجھے جواب دے دیا کہ ہمارے جو اختیار میں تھا وہ ہم نے کرلیا ہے اب دعا کریں کہ یہ بچ جائیں۔تب میری اہلیہ بتاتی ہیں کہ میں نے فوری لندن میں مقیم اپنے دیور مبشر احمد صاحب کو فون ملایا اور اطلاع دی کہ آپ کے بھائی کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے ۔ اگر ممکن ہو سکے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے صورت حال بتا کر دعا کی درخواست کریں۔مبشر کے بتانے کے مطابق اسی وقت حضور انور سے ملاقات ہوگئی اور ساری صورت حال بتا کر جب دعا کی درخواست کی تو حضور انور نے ہاتھ اٹھائے اور یہ الفاظ فرمائے کہ آئیں ! دعا کر لیتے ہیں۔مبشر صاحب کے بتانے وقت کے مطابق اس وقت پاکستان میں دوپہر کے ساڑھے بارہ بجے تھے جب حضور انور کے ہاتھ اٹھے تھے اور مجھے ہسپتال میں ہوش آیا تھا۔ میری اہلیہ نے ڈاکٹروں کو بتایا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ یہ ایک معجزہ ہوگیا ہے۔ان کو کیا معلوم کہ احمدیت کا ایک خلیفہ ہے جس کی دل میں ہر احمدی کے لئے محبت ہے اور کتنا پیار کرتا ہے اور جو سب کے لئے دُعائیں کرتا ہے ۔

خلافتِ احمدیت زندہ باد

سانحہ ارتحال

- مکرمہ صادقہ چوہدری۔کینیڈا سے یہ افسوسناک اطلاع بھجواتی ہیں:

میرے خالہ زاد بھائی اور محسن بہنوئی مکرم عبد اللطیف چوہدری 12 جنوری 2022ء کو آٹوا۔کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مؤرخہ 14 جنوری بروز جمعہ ان کی نماز جنازہ مشنری انچارج آٹوا ویسٹ نے پڑھائی۔اس کے ساتھ ہی تدفین Beachwood Semetary Ottawa میں عمل میں آئی۔ مؤرخہ 5 فروری 2022ء کو دوپہر 12 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبد اللطیف چوہدری کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

عبد اللطیف چوہدری صاحب کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد سے ہوا۔جنہوں نے اپنے گھر میں اکیلے احمدیت قبول کی۔جس کی وجہ سے آپ کے والد کو شدید مخالفت اور جسمانی تشدد کا بھی سامنا کرنا پڑا مگر اس سب کے باوجود آپ کے پایہ استقلال میں کمی نہ آئی اور احمدیت کی خاطر اپنوں کی جدائی بھی برداشت کی ۔ جب اپنا ذاتی گھر بنانے کی توفیق عطا ہوئی تو گھر کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد 100 کے قریب نمازیوں کی بھی بنائی جہاں آس پاس کے علاقے سے لوگ باقاعدہ نماز باجماعت کے لئے اکٹھے ہوتے تھے، الحمد للہ۔ خاکسار کے بہنوئی ان کے سب سے بڑے بیٹے تھے جو گورنمنٹ کالج لاہور سے فزکس میں گریجویشن کرنے کے بعد 1960ء میں مزید پڑھائی کے لئے کینیڈا آ گئے۔یہاں فزکس میں انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔اٹوا، کینیڈا میں رہائش اختیار کی اور پھر آٹوا جماعت کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت سرانجام دی اور دل و جان سے جماعت سے وابستہ رہے۔چوہدری صاحب خدمت خلق کے کاموں میں ہمیشہ مستعد رہتے تھے۔میرے کینیڈا منتقل ہونے میں ہرطرح سے مدد کی۔گو بعد میں سہولتیں فراہم ہوتی گئیں مگر پوری بشاشت کے ساتھ ہمیشہ میرے اور تمام جماعت کے لوگوں کی خدمت کے لئے تیار رہتے۔میں آج بھی محسوس کرتی ہوں کہ کیسی بے لوث خدمت کرنے والے تھے اور جو خوشی اور اطمینان ان کے دونوں میاں بیوی کے رویے سے ظاہر ہوتا تھا۔اللہ تعالیٰ ان دونوں میاں بیوی سے ویسا ہی سلوک فرمائے آمین۔اوائل عمری سے ہی دونوں میاں بیوی تہجد گزار تھے۔ چندوں اور تحریکات میں باقاعدہ، جلسہ سالانہ ٹورانٹو میں باقاعدہ ہر سال حاضر ہونا، راستے میں کوئی نہ کوئی اچھی بات سناتے جانا۔ وفات سے قبل بھی تہجد ادا کی اور تلاوت قرآن کریم روٹین کے مطابق کرتے ہوئے جاں جان آفریں کے سپرد کردی۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ادارہ کی طرف سے تعزیت قبول کریں

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 3فروری 2022ء بروز جمعرات 12بجے دوپہر دو نماز جنازہ حاضر اور کچھ نماز جنازہ غائب پڑھائے۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

نماز جنازہ حاضر

1. مکرم حمید احمد خان صاحب ابن مکرم اللہ رکھا صاحب(ہنسلو۔یوکے)

28 جنوری 2022 کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم حضرت ماسٹر عبد العزیز صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔انتہائی نیک،دُعا گو، صوم وصلوٰۃ کے پابند،تہجد گذار،بہت ملنسار اور محبت کرنے والے بزرگ انسان تھے ۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

2. مکرمہ رضیہ کریم حمید اللہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب(ہنسلو۔یوکے)

29جنوری 2022 کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کو ایک لمباعرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔اپنے گھر میں ناصرات اور لجنہ کی میٹنگز کاانعقادکرتی تھیں۔جماعتی اجتماعات کے وقت کھانااور روٹیاں تیار کرنے میں مدد کیا کرتی تھیں۔جلسہ سالانہ کے مہمانوں اور دیگر جماعتی مہمانوں کی خاطر تواضع بہت شوق سے کرتی تھیں۔اپنے بچوں کو چھوٹی عمر میں قرآن کریم پڑھایا اور انہیں نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کیاکرتی تھیں۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور پردے کی سختی سے پابندی کرنے والی اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹااور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1. مکرم چوہدری نذیر احمد گوندل صاحب(بھڈال ضلع سیالکوٹ۔حال کینیڈا)

24 دسمبر 2021 کو81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم نے 1957 میں اپنے والد مکرم چوہدری فتح محمد صاحب اور باقی بہن بھائیوں کے ساتھ بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کی ۔آپ نے ضلع سیالکوٹ میں امیر حلقہ درگانوالی کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی ۔نمازوں کے پابند،منکسر المزاج،کم گو،مہمان نواز اورسلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والے ایک نیک اورمخلص انسان تھے۔خلافت کے ساتھ بہت پیار اور وفا کا تعلق تھا۔مختلف موقعوں پر مخالفتوں اور ابتلاؤں کا بڑی جرأت اور بہادری سے مقابلہ کرتے رہے۔مرحوم کو عمرہ کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم عدیل احمد گوندل صاحب (مربی سلسلہ) خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2. مکرمہ ناصرہ نسرین رانا صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف رانا صاحب (کینیڈا)

4 دسمبر 2021 کو91سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ حضرت خواجہ محمد شریف صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت شیخ صاحب دین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور مکرم میاں محمد یامین صاحب (تاجر کتب قادیان موجد احمدی جنتری) کی بہو تھیں۔مرحومہ کو قادیان میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنھا کی صحبت میں رہنے اور ان کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔صوم وصلوٰۃ کی پابند،تہجد گزار،قرآن کریم سے گہرا لگاؤ رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا اور خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

3. مکرم شفیق علی خان صاحب ابن مکرم ہادی علی خان صاحب (کینیڈا)

27 نومبر 2021 کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔آپ نے لمباعرصہ مختلف عہدوں پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔جن میں سرفہرست تبلیغ کا کام ہے جو آپ نے آخری ایام تک جاری رکھا۔آپ غریب پرور، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار،بہت نیک،مخلص اور باوفاانسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

(ادارہ کی طرف سے پسماندگان تعزیت قبول کریں)

رپورٹ: جاوید اقبال ناصر۔مربی سلسلہ جرمنی

محبوب الٰہیؐ کی سیرت کی محفلیں

اللہ تعالیٰ کے محبوب و پیارے وجود نبی پاک ﷺ کا ذکر تو سارا سال جماعتی اجلاسات و اجتماعات میں ہوتا ہی ہے۔لیکن بعض ماہ مقرر کر کے خاص طور پر جماعتی اجلاسات میں پیارے نبی کریم ﷺ کی سیرت بیان کی جاتی ہے۔تا کہ آنے والی نسل کو آنحضرت ﷺ کی زندگی کے حالات سے آگاہی رہے اور آپ ﷺ کے اسوہ پر چلتے ہوئے ایک انسان اپنی زندگی کا سفر خوش اسلوبی سے طے کر سکے۔اِسی طرح کے جلسوں اور محفلوں کا اہتمام جرمنی کی جماعت نے نومبر کے مہینے میں جرمنی بھر کی جماعتوں میں کیا۔ یہ جلسے مساجد اور نماز سنٹرز میں بھی ہوئے، ہالز کرایے پر حاصل کر کے بھی آنحضرت ﷺ کے ذکر کی محفلیں سجائی گئیں۔کئی جگہ انٹر نیٹ کی مدد سے لوگوں نے اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کرحضرت محمد ﷺ کی پاک سیرت کو سنا۔ اسی طرح کے جلسے جرمنی کے ریجن Reinland Pfalz میں بھی ہوئے۔

مورخہ 13 نومبر کو جماعت Sohren کا جلسہ سیرت النبی ﷺ Emmelshausen میں ہوا۔جس میں مرد حضرات مکرم صدر صاحب جماعت وسیم احمد بھٹی کے گھر اور لجنہ اماء اللہ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ کے گھر اکٹھی ہوئیں۔بعض احباب و لجنہ آن لائن بھی شامل ہوئے۔تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم پیش کی گئی۔اس کے بعد دو تقاریر اردو میں ہوئیں جن کا جرمن ترجمہ بھی ساتھ پیش کیا گیا۔پہلی تقریر مکرم وسیم احمد صاحب نے بھٹی صاحب نے کی جبکہ دوسری تقریر کرنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو دیا گیا۔بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ آخر میں کوئز کے ذریعہ اطفال اور ناصرات کا مقابلہ ہوا،جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے متعلق سوالات کیے گئے، اطفال و ناصرات نے خوب تیاری کر کے جوابات دیے۔ پروگرام کے اختتام پر حاضرین کی کھانے اور چائے سے تواضع کی گئی۔

14 نومبر کو Wittlichمیں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ الحمد مسجد میں منعقد ہوا۔جس میں انصاراللہ،خدام و اطفال مردوں کے ہال میں اور لجنہ اماءاللہ و ناصرات لجنہ کے ہال میں، اس مبارک پروگرام میں شامل ہوئے۔کئی احباب و خواتین اپنے گھر والوں کے ساتھ آن لائن شامل ہوئے۔تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔اس کے بعد نظم پیش کی گئی۔ دو تقاریر ہوئیں اور ان کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔خاکسار کو بھی آنحضرت ﷺ کی سیرت پرتقریر کرنے کا موقع ملا۔ بچیوں نے پیاری آواز میں نبی پاک ﷺ کی مداح میں ترانہ پیش کیا۔ اطفال اور ناصرات سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے متعلق سوالات کیے گئے جن کے انہوں نے بھر پور جواب دیے۔آخر میں حاضرین کو کھانا پیش کیا گیااورسردی کی شدت چائے نے دور کی۔

اسی طرح 14نومبر کی شام کو جماعت Hombarg Saar کو جلسہ سیرت النبی ﷺ آن لائن کرنے کی توفیق ملی۔عزیزم عثمان بابر باجوہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دو تقاریر اردو میں جرمن ترجمہ کے ساتھ ہوئیں۔ بچیوں نے ترنم کے ساتھ نبی پاک ﷺ کی حمد میں ترانہ پیش کیا۔ آخر میں کوئز کے ذریعہ اطفال اور ناصرات کا مقابلہ ہوا،جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے متعلق سوالات کیے گئے۔ بچوں اور بچیوں نے بھر پور تیاری سے جوابات دیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کومحبوب الٰہی ﷺ کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

الحمد شریف، درود شریف پڑھو، استغفار بہت زیادہ کرو۔ لاحول پڑھو۔ یہ فیض رساں ہوں گے، ان سے فائدہ ہو گا۔ اور فرمایا کہ میرا کُل درود شریف پرعمل ہے۔ جتنے بھی درود شریف ہیں جو حدیث شریف میں آئے ہیں اُن پر میرا عمل ہے۔ اُن سب کو مَیں ٹھیک مانتا ہوں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا کہ شرط یہ ہے کہ جس وقت درود شریف پڑھو، اگر تم سمجھتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے تو محبت رسولِ مقبول کی دل میں قائم کرو۔ اور محبت بچوں کی (یعنی ہر ایک کی) چھوڑ دو۔ ہر دوسری محبت کو چھوڑ دو اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو سب سے زیادہ دل میں قائم کرو۔ کہتے ہیں مَیں نے درود ہزارہ پڑھنا شروع کر دیا۔ (اُس وقت کیونکہ غیر احمدیوں کا بھی اثر تھا) درود ہزارہ پڑھنا شروع کر دیا۔ (یہ ہزارہ درود شریف بھی ان کے ہاں ایک ہے جو تہجد کے وقت ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کے بعد پھر ان کے کچھ اپنے الفاظ ہیں۔ بہر حال اس کو یہ درود ہزارہ کہتے ہیں۔ کیونکہ نئے نئے احمدی تھے، کہتے ہیں یہ درود شریف مَیں نے پڑھنا شروع کر دیا۔ دُرود ہزارے کا مطلب ہے کہ ہزار دفعہ درود شریف تہجد کی نماز کے وقت۔ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ اگر اُس کو پڑھا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہو جاتا ہے۔) بہر حال کہتے ہیں مَیں نے پڑھنا شروع کیا۔تھوڑے ہی دن گزرے، خواب اور عالم شہود میں مرزا صاحب تشریف لائے اور مجھ کو ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئے اور نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا۔ وہاں لوگ قطاریں باندھے کھڑے تھے اور سرورِ کائنات تختِ مبارک پر بیٹھے تھے۔ مگر ہم کو پچھلی سطر میں پچھلی لائن میں جگہ ملی۔ جناب مرزا صاحب نے بآواز بلند عرض کیا کہ اے سرورِ کائنات! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم نے سوہنے خان کی بابت اچھا انتظام کر دیا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جو کچھ سوہنے خان کی بابت انتظام کیا ہے، ہم نے منظور کیا ہے۔ کچہری میں حاضر رہے۔ (یعنی یہاں بیٹھے رہے۔) یہ اپنی خواب بیان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں اور چند بزرگوں کی مَیں نے وہاں زیارت کی۔ مرزا صاحب خواب میں اجازت لے کر مجھے وہاں اُس مجلس سے واپس لے آئے، اور میرے مکان پر چھوڑ آئے۔ جو بزرگ سابقین ولی اللہ گزر چکے ہیں، حضرت میراں جی سید بھنج شریف والوں نے مجھ کو خواب روحانی میں بیعت کر لیا۔ فرمایا، مرزا صاحب کا ہمارا ایک ہی روپ ہے۔ وہ مہدی اور ہم بھی مہدی۔ ایک بزرگ سلطان ریاست کپور تھلہ خواب میں اُن کی ملاقات ہوئی۔ وہ بزرگ کامل تھے۔ انہوں نے فرمایا وہ مہدی ہے اور عیسیٰ ہے۔ ہمارا اُن کا ایک ہی روپ ہے۔ (یہ اپنی خوابوں کا ذکر کر رہے ہیں) پھر کہتے ہیں کہ جب کرم دین کے ساتھ مرزا صاحب کا مقدمہ تھا تو میرے نزدیک یہاں پر یعنی اُن کے علاقے میں جہاں یہ رہتے تھے۔ اُس جگہ گاؤں میں، قصبہ میں احمدی کوئی نہیں تھا۔ تمام لوگ کہتے تھے کہ مرزا صاحب اس مقدمے میں قید ہو جائیں گے۔ اُس وقت غم میں آ کر میاں حبیب الرحمٰن حاجی پور والے کے پاس پہنچا۔ حبیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا کہ فکر مت کرو۔ درود شریف پڑھ کر دعا کرو۔ مَیں نے کثرت سے درود شریف اور الحمد شریف پڑھا اور دعا کرتا رہا۔ چند روز میں خواب میں ایک شخص ایک لڑکے کی لاش لے کر اور وہ لاش سات رومال میں لپٹی ہوئی تھی لے کے آیا اور میرے پاس رکھ دی۔ مَیں نے اُس کو کہا، یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا دیکھو۔ مَیں نے اُس کے رومال اتارنے شروع کئے۔ جب چھواں رومال اُتارا (یعنی کپڑا اُس لاش پر سے اُتارا) تو مَیں نے کہا یہ بندر کی شکل ہے جو مرزا کا مدعی ہے۔ (یعنی جس نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف دعویٰ کیا ہوا ہے) میں وہاں یعنی کوٹھے پر بیٹھا تھا، خواب میں اُس کو نیچے گرا دیا۔ (اُس مردہ لاش کو نیچے گرا دیا۔) پھر کہتے ہیں مَیں نے یہ خواب لکھ کر حضرت مرزا صاحب کو بھیجا۔ حضور نے فرمایا کہ اسی طرح اس کا پردہ فاش ہو گا۔ (چنانچہ پردہ فاش بھی ہوا۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 12 صفحہ 195 تا 199۔ از روایات حضرت میاں سوہنے خان صاحبؓ

(خطبہ جمعہ 11 جنوری 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

آرٹیکل ’’بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے‘‘ پر موصول ہونے والے تبصرے

(قسط اول)

نوٹ از ایڈیٹر۔ ماں پر لکھے گئے آرٹیکل بعنوان ’’بعض قرض کبھی نہیں اتارے جا سکتے‘‘ پر قارئین کی آراء اور تبصرے مل رہے ہیں۔ ان کو محض اور محض صرف اس لئے من عن درج کیا جا رہا ہے کہ ماں کا مقام ہماری نوجوان نسل میں مزید اجاگر ہو۔ کسی قسم کی خود ستائی مقصود نہیں۔

• مکرمہ بشریٰ نذیر افتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا سے لکھتی ہیں:

مورخہ 12 فروری2022ء بروز ہفتہ کے روز نامہ الفضل آن لائن میں آپ کا اداریہ بعنوان ’’بعض قرض کبھی نہیں اتارے جاسکتے‘‘ پڑھا۔ بہت ہی جذباتی کر دینے والا اداریہ تھا۔ رب رحمان و منان کے بے پایاں فضل و احسانات کا انتہائی خوبصورت پیرائے میں ذکر کرنے کے بعد جس خوبصورت انداز اور دل کی گہرائیوں سے آپ نے ماں کی اپنے بچوں کے لئے بے لوث محبت، خدمت اور احسان کا ذکر کیا ہے اسے پڑھ کر خاکسار جذبات کی رو میں بہہ گئی۔ میری طرح نہ جانے کتنے ہی اور قارئین الفضل اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے ہوں گے۔ والدین کی خدمت ان کے ادب و احترام پر لکھنے کی بہت ضرورت ہے، خاص طور پر مغربی ممالک میں پیدا ہونے والے بچے، بعض اوقات اسی ماحول کے زیر اثر پروان چڑھنے کی وجہ سے والدین کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتے۔ آپ نے یہ اداریہ لکھ کر ہم سب کے جذبات کی خوب ترجمانی کی ہے۔ مجھے محض خدا کے فضل سے دسمبر کا مہینہ اپنی بزرگ والدہ کے پاس گزارنے کا موقعہ ملا۔ اس مختصر سے عرصے میں میری ماں، میری جنت نے میرے اور میرے بچوں کے لئے خوب خوب دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احمدی بھائی بہنوں کی ماؤں کو جو حیات ہیں صحت و سلامتی والی دراز عمروں سے نوازے اور جو اس دنیا سے رخصت ہو چکی ہیں ان کو نعمتوں والی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

• مکرمہ صدف علیم صدیقی۔ ریجائنا کینیڈا سے لکھتی ہیں:

آج کے الفضل میں آپکا اداریہ پڑھا۔ ہمیشہ کی طرح آپ نے بہت خوبصورت موضوع کا انتخاب کیا۔ اور ایک تصویر کو جس خوبصورتی سے بیان کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ بلاشبہ بعض قرض کبھی ادا نہیں کیے جا سکتے ہیں۔ والدین اور خصوصا ماں کی محبت کا اندازہ لگانا مشکل ہی نہیں ،ناممکن بھی ہے۔ کس حد تک جاکر والدین اولاد کی خوشی کا سامان کرتے ہیں۔ امراء تو شاید اس کا احساس نہ کرسکیں لیکن غریب اور متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے والدین بھی حتی الواسع اپنی اولاد کی تمام تر ضروریات بلکہ خواہشات تک پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کتنی ہی مائیں اپنی اولاد کا مستقبل بنانے کے لیے اپنی ہر قیمتی چیز گروی رکھ دیتی ہیں۔ اچھی خوراک سے اولاد کا شکم سیر کر کے اکثر خود بچے کھچے کھانے سے پیٹ بھر کر سجدہ شکر بجالاتی ہیں۔ الحمد للہ! کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایسے والدین عطاء کیے جنہوں نے ہم بہن بھائیوں کے لیے بے حد قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انکا قدر دان بنائے۔ آمین۔ اس نفسانفسی کے دور میں جہاں واقعی رحمی رشتوں کے تقدس پامال ہو رہے ہیں اس موقع پر آپ نے بے حد عمدہ موضوع کا انتخاب کیا۔ اللہ کرے کہ اس اداریہ کو پڑھنے والے تمام خواتین و احباب والدین کے حقوق کی حفاظت کرنے والے بنیں اور بحیثیت اولاد اپنے فرائض پہچانیں اور انہیں پورا کریں۔ آمین اللّٰھم آمین

• مکرمہ عائشہ چوہدری۔ جرمنی سے لکھتی ہیں:

بہترین اداریہ پڑھ کر آنکھوں میں آنسو ہیں اور ماں کی یاد میں اور شدت آگئی۔ واقعی ہم ان کا قرض کبھی نہیں اتار سکتے۔ پہاڑوں کی اونچائی اور سمندروں کی گہرائی تو شائد کبھی کوئی ناپ ہی لے مگر ماں کی محبت کو ناپنے کا کوئی پیمانہ نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ان کی محبت کا کچھ تھوڑا سا بھی قرضہ اتار سکیں۔

• مکرمہ منصورہ فضل من۔ قادیان سے لکھتی ہیں:

ویسے تو آپکے تمام مضامین ہی بہت اچھے ہوتے ہیں لیکن اس مضمون کو بس چشم تر کے ساتھ پڑھا سیدھا دل میں اترنے والا مضمون ہے، ماشاء اللہ۔

• مکرم نعمان احمد رحیم لکھتے ہیں:

آج کے اخبار میں اداریہ بعض قرض کبھی اتارے نہیں جا سکتے ،بہت ہی عمدہ عنوان ہے جس کا آپ نے آج کے نفسانفسی کے دور میں انتخاب کر کے ماں کی عظمت اجاگر کی ہے۔ جزاکم اللہ۔

میں اکثر صبح سورج نکلنے کے ساتھ سورج کی کرنوں میں الفضل پڑھتا ہوں۔ سورج کی ہلکی تپش اور الفضل کا نور بڑا حسین منظر پیش کرتا ہے۔ ماشاءاللہ سارے مضامین بہت ہی اچھے ہوتے ہیں علم و عرفان بڑھتا ہے۔

• مکرم محمد زکریا۔ لائبیریا سے لکھتے ہیں:

بہت ہی پیارا مضمون ہے۔ خصوصاً نوجوان نسل کے لئے جن کو اپنی جوانی کی عمر میں ماں کی ان قربانیوں کا احساس نہیں ہوتا۔ اور جب وہ خود عمر کے اس حصہ میں پہنچتے ہیں جب ان کو ماں کی ان قربانیوں کا احساس ہوتا ہے تو اس وقت تک اس شفیق اور مہربان ماں کا پیارا وجود ان سے رخصت ہو چکا ہوتا ہے۔ نوجوان نسل میں ماں کی شفقتوں اور قربانیوں کے احساس کو بیدار کرنے کے لئے یہ بہت اہم آرٹیکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

• مکرم طاہر احمد۔ فن لینڈ سے لکھتے ہیں:

ابھی یہ اداریہ ’’بعض قرض کبھی نہیں اتارے جا سکتے‘‘ پڑھ کر جذبات اور خیالات جمع کرنے کی کوشش میں ہوں لیکن ساتھ ہی احساس ہوا کہ یہ مضمون جس ہستی کے گرد گھوم رہا ہے اس کے اظہار تشکر میں چند الفاظ نہ لکھے تو بے ادبی ہو گی۔ ’’ماں‘‘ ایک ایسا وجود ہے جس کے محض تلفظ کی ادائیگی سے ہی اپنائیت کی ایک ایسی کیفیت محسوس ہوتی ہے کہ جس کا مقابلہ کوئی اور لفظ نہیں کرسکتا۔ آپ نے بجا لکھا کہ اس ہستی کا قرض کبھی ادا نہیں ہوسکتا لیکن یہ مضمون لکھ کر آپ نے لکھنے کا حق ضرور ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے والدین اور ماں کی خدمت اور ان کے لیے دعا کی توفیق دے اور جو اس نعمت سے محروم ہیں یا کھو چکے ہیں وہ ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کرنے والے ہوں۔ آمین

• مکرمہ صفیہ بشیر سامی۔ لندن سے لکھتی ہیں:

تجھے اے ماں بلاؤں! کہاں سے

مدیر محترم! آپ نے صبح صبح رُلا دیا، بلکہ بہت رُلا دیا یہ بہت جذباتی باتیں ہیں۔ ان پر اپنے آپ پر کنٹرول رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ماں تو بس ماں ہوتی ہے۔ وہ کسی کی بھی ماں ہو۔ ماں سے پیارا لفظ شائد کوئی اور ہو نہیں سکتا۔ ہماری مائیں اللہ جانتا ہے کیسے کیسے حالات سے گزر کر گئی ہیں۔ اپنی ماں اور سب کی ماؤں کو میرا سلام۔ اللہ سب کی ماؤں کو سلامت رکھے جو چلی گئی ہیں اللہ اُن کے درجات بلند فرمائے آمین

• مکرمہ ناصرہ احمد۔ کینیڈا سے لکھتی ہیں:

بہت اعلیٰ، خوبصورت تحریر ماں کی عظمت پر پڑھنے کو ملی۔ اللہ تعالیٰ کی عطاء کی ہوئی سب سے بڑی دُنیا کی نعمت ماں ہے اور اپنی ماؤں کی قربانیوں اور جانثاریوں کے ہم ہمیشہ قرض دار رہیں گے۔

بقول غالب

؎ جان دی دی ہوئی اسی کی ہے
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یہ حقیقت ہے کہ ماں کا رشتہ اور محبت ایسی مخصوص خُوشبو ہے جو سدابہار ہے۔ ہمیشہ کی طرح آپ کا نوک قلم سوچ کے وسیع سمندر میں بہترین مضامین کی طرف رہنمائی کرتا دل و دماغ کو معطر کر گیا۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ

• مکرم زاہد محمود لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا شکر تو کسی صورت ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ تو صرف محبت ہی محبت ہے۔ مرنے کے بعد تو سب سے خوش گھڑی وہی ہو گی جب ہمارے محبوب خدا کا دیدار ہمیں نصیب ہو گا۔ ان شاء اللہ۔ آپ کے اداریہ نے ماضی کے بہت سے دریچے وا کر دیئے۔ گو یہ دریچے کبھی بند نہیں ہوئے اور نہ ہو سکتے ہیں۔ بس اداریہ نے بہت سی گزری باتیں ایک فلم کی طرح چلادیں۔ جہاں اور باتیں یاد آئیں۔ ایک واقعہ یاد آیا۔ مجھے میری نانی جان مرحومہ نے پالا۔ جنہیں میں ہمیشہ «اماں» کے نام سے بلاتا تھا۔ میرے بچپن کی بات ہے کہ میں اماں کے ساتھ کہیں ملنے جارہا تھا راستہ میں ایک جگہ ریلوے کی پٹری عبور کرنی پڑتی تھی۔ میں اس جگہ پتھروں پر چل رہا تھا۔ اماں نے کہا کہ ’’دیکھو پتھر ہیں‘‘۔ میں نے کہا ’’اماں مجھے پتھروں پر چلنا پسند ہے‘‘۔ اماں نے بے ساختہ کہا ’’اللہ نہ کرے تمہیں کبھی پتھروں پر چلنا پڑے‘‘۔ جب بھی یہ بات یاد آتی ہے دل ان کے لئے محو دعا ہوجاتا ہے۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

اعلان نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 12/فروری 2022ء بعد نماز ظہر وعصر، مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے میں ذیل کے نکاحوں کا اعلان کر کے ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

*عزیزہ امۃ الباری عائشہ (واقفۂ نو) بنت مکرم مبشر احمد بشیر صاحب (لندن۔یوکے)
ہمراہ عزیزم عبدالہادی مسعود (مربی سلسلہ۔ کیتھلی، یوکے) ابن مکرم سہیل مسعود صاحب مرحوم

*عزیزہ اریبہ قدیر (واقفۂ نو) بنت مکرم قدیر احمد ناصر صاحب (لندن۔ یوکے)
ہمراہ عزیزم زریاب رحمان (متعلم جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم عبدالرحمان صاحب (لندن)

*عزیزہ مدیحہ نعمانہ سید (واقفۂ نو) بنت مکرم سید مظفر محسن صاحب (ناروے)
ہمراہ عزیزم عاقب احمد ابن مکرم منیر احمد صاحب (مانچسٹر۔یوکے)

*عزیزہ عائزہ مہوش شاہ بنت مکرم بشارت احمد شاہ صاحب (جرمنی)
ہمراہ عزیزم ندیم احمد شاہد ابن مکرم سلیم احمد شاہد صاحب (جرمنی)

(ادارہ الفضل کی طرف سے تمام فریقوں کو مبارک باد پیش ہے)

اعلان ولادت

مکرم یوشیدا وحید بٹ۔ ناگویا، جاپان سے یہ اعلان بھجواتے ہیں:
اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار و اہلیہ عظمیٰ وحید صاحبہ (سیکرٹری ناصرات لجنہ اماء اللہ۔ ناگویا، جاپان) کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے اور اس کا نام ارحا وحید رکھا گیا ہے۔ یہ مکرم عبدالمجید بٹ (مرحوم) آف لاہور کی پوتی اور مکرم زبیر احمد (مرحوم) آف ساہیوال کی نواسی ہے۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بچی نیک صالحہ ہو اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہو۔ آمین۔

(ادارہ کی جانب سے مبارکباد قبول کریں)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت ہو

دوران گفتگو بڑے بڑے بول بولنے سے اور بڑے بڑے دعوے کرنے سے انسان اپنے نفس کو تو دھوکہ دے سکتا ہے مگر اس کے یہ خام خیال دعوے اور قول وفعل میں تضاد اسے اللہ تعالیٰ کی نظروں میں ضرور گرا دیتا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مبارک و بابرکت ارشادات عالیہ میں بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے کہ آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت ہو۔

بشریٰ نذیر آفتاب۔سسکاٹون، کینیڈا

فقہی کارنر

مہر کی مقدار

مہر کے متعلق ایک شخص نے پوچھا کہ اس کی تعداد کس قدر ہونی چاہئے؟ فرمایا

تراضی طرفین سے جو ہو اس پر کوئی حرف نہیں آتا اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث میں کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگوں کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے ہمارے ملک میں یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کے لئے لاکھ لاکھ روپے کا مہر ہوتا ہے صرف ڈراوے کے لئے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو میں رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں نہ عورت والوں کی نیت لینے کی ہوتی ہے اور نہ خاوند کی دینے کی۔ میرا مذہب یہ ہے کہ جب ایسی صورت میں تنازعہ آپڑے تو جب تک اس کی نیت یہ ثابت نہ ہو کہ ہاں رضا و رغبت سے وہ اسی قدر مہر پر آمادہ تھا جس قدر کہ مقرر شدہ ہے تب تک مقرر شدہ نہ دلایا جاوے اور اس کی حیثیت اور رواج وغیرہ کو مد نظر رکھ کر پھر فیصلہ کیا جاوے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے اور نہ قانون۔

(بدر 8 مئی 1903ء صفحہ 123)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ یوکے)

16فروری2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	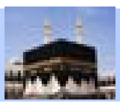	05:34	18:19
مدینہ منورہ	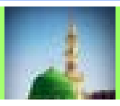	05:36	18:17
قادیان	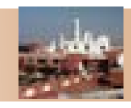	05:48	18:16
ربوہ	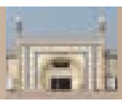	05:28	17:56
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:45	17:20